Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2009

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ نَحمَدُہٗ وَنُصَلّی عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیمِ وَعَلٰی عَبدِہِ المَسِیحِ المَوعُود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد
58

ایڈیٹر
منیر احمد خادمؔ

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ
35

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

5 ر رمضان 1429 ہجری، 27 ر ظہور 1388 ہش، 27 راگست 2009ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقینا میں قریب ہوں
میں دُعا کرنے والے کی دُعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے

ارشاد باری تعالیٰ

☆......اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ وَمَا اَدْرٰکَ مَا لَیْلَۃُ الْقَدْرِ ۔ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ تَنَزَّلُ الْمَلٰئِکَۃُ وَالرُّوْحُ فِیْھَا بِاِذْنِ رَبِّھِمْ مِّنْ کُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ۔ (سورۃ القدر)

ترجمہ: یقیناً ہم نے اسے قدر کی رات میں اتارا ہے اور تجھے کیا سمجھ کہ قدر کی رات کیا ہے، قدر کی رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے، بکثرت نازل ہوتے ہیں اس میں فرشتے اور روح القدس اپنے رب کے حکم سے۔ ہر معاملہ میں سلام ہے۔ یہ سلسلہ طلوع فجر تک جاری رہتا ہے۔

☆......اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْالِیْ وَلْیُؤْمِنُوْابِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ۔ (سورۃ البقرہ:۱۸۷)

ترجمہ: اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں، میں دُعا کرنے والے کی دُعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے پس چاہئے کہ وہ میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں"۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆......عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہ عَنْھُمَا اَنَّ رِجَالًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُرُوْا لَیْلَۃَ الْقَدْرِ فِی الْمَنَامِ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرٰی رُؤْیَاکُمْ قَدْتَوَاطَأَتْ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ، فَمَنْ کَانَ مُتَحَرِّیْھَا فَلْیَتَحَرَّھَافِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ۔

(بخاری کتاب الصوم باب التمسو الیلۃ القدر فی السبع الاواخر)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہؓ کو لیلۃ القدر خواب میں رمضان کے آخری سات دنوں میں دکھائی گئی۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے خواب رمضان کے آخری ہفتہ پر متفق ہیں اس لئے جو شخص لیلۃ القدر کی تلاش کرنا چاہے وہ رمضان کے آخری ہفتہ میں کرے۔

☆......عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰی تَوَفَّاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ اِعْتَکَفَ اَزْوَاجُہٗ مِنْ بَعْدِہٖ۔ (بخاری کتاب الاعتکاف باب الاعتکاف فی العشر الاواخر)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھا کرتے تھے اور وفات تک آپ کا یہی معمول رہا اس کے بعد آپ کی ازواج مطہرات بھی ان دنوں میں اعتکاف بیٹھتی تھیں۔

☆......عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہ عَنْھَا قَالَتْ : یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ اِنْ عَلِمْتُ اَیَّ لَیْلَۃٍ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ مَااَقُوْلُ فِیْھَا؟ قَالَ : قُوْلِیْ : "اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَفَاعْفُ عَنِّیْ"۔ (ترمذی کتاب الدعوات)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ اے اللہ کے رسول! اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ یہ لیلۃ القدر ہے تو اسمیں مَیں کیا دُعا مانگوں۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا۔ تم یوں دُعا کرنا: "اے میرے خدا تو بخشنے والا ہے بخشش کو پسند کرتا ہے۔ مجھے بخش دے اور میرے گناہ معاف کردے۔"

☆......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رمضان کا مہینہ شروع ہوگیا ہے جو ایک بابرکت مہینہ ہے خدا تعالیٰ نے اس کے روزے تم پر فرض کئے ہیں اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان جکڑ دئے جاتے ہیں۔ اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو اس کے خیر سے محروم کیا گیا وہ محروم کیا گیا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۴۲۵)

☆......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جو رمضان المبارک میں لیلۃ القدر کی رات ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے نفس کے محاسبہ کی خاطر عبادت کرے تو اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔ (صحیح بخاری کتاب الصوم)

فرمان سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

"......سورۃ القدر میں اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لوگوں سے وعدہ فرمایا تھا کہ وہ انہیں کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ بلکہ جب وہ گمراہ ہو جائیں گے تو ان پر لیلۃ القدر کا زمانہ آئے گا اور روح زمین پر نازل ہوگا یعنی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے گا اسے اتارے گا اور اسے مجدد بنا کر مبعوث فرمائے گا اور روح کے ساتھ ملائکہ بھی نازل ہوں گے جو لوگوں کے دلوں کو حق اور ہدایت کی طرف کھینچ کر لائیں گے اور یہ سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا......" (تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام زیر سورۃ القدر)

" اصل اور حقیقی دعا کے واسطے بھی دعا ہی کی ضرورت ہے بہت سے لوگ دعا کرتے ہیں اور ان کا دل سیر ہو جاتا ہے اور وہ کہہ اٹھتے ہیں کہ کچھ نہیں بنتا۔ مگر ہماری نصیحت یہ ہے کہ اس خاک بیزی میں ہی برکت ہے کیونکہ آخر گوہر مقصود اس سے نکل آتا ہے اور ایک دن آجاتا ہے کہ جب اس کا وہ دل زبان کے ساتھ متفق ہو جاتا ہے اور پھر خود ہی وہ عاجزی اور رقت جو دُعا کے لوازمات ہیں پیدا ہو جاتے ہیں جو رات کو اٹھتا ہے خواہ کتنی ہی عدم حضوری اور بے صبری ہو لیکن اگر وہ اس حالت میں بھی دعا کرتا ہے کہ الٰہی دل تیرے ہی قبضہ اور تصرف میں ہے تو اس کو صاف کردے اور عین قبض کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے بسط چاہے تو اس قبض میں بسط نکل آئے گی اور رقت پیدا ہو جائے گی یہی وہ وقت ہوتا ہے جو قبولیت کی گھڑی کہلاتا ہے وہ دیکھے گا کہ اس وقت روح آستانہ الوہیت پر بہتی ہے گویا ایک قطرہ ہے جو اوپر سے نیچے کی طرف گرتا ہے"۔

(الحکم جلد ۷ نمبر ۳۱ مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۳)

جمیل احمد ناصر ایڈووکیٹ پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

ہم جنس پرستی حرام اور ایک غیر فطری فعل ہے

..................(۱)..................

گزشتہ دنوں یکم/جولائی ۲۰۰۹ء کو دہلی ہائی کورٹ سے ایک ایسا فیصلہ صادر ہوا جس نے تمام بھارت کو چونکا دیا۔ کورٹ نے اپنے فیصلہ کے ذریعہ ہم جنسی پرستی یعنی ہوموسیکسوئیلٹی کو جائز قرار دیتے ہوئے اُسے قانونی جواز فراہم کر دیا ہے۔

دنیا میں دن بدن بڑھنے والی جنسی بے راہ روی کی ایک شکل یہ بھی ہے کہ سیکس کو ایک ایسے حق کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے کہ اگر مرد و عورت رضامند ہوں تو وہ بغیر شادی کے بھی تعلقات بنا سکتے ہیں۔ پھر مزید آگے بڑھتے ہوئے باہمی رضامندی کے ساتھ مرد کا مرد کے ساتھ اور عورت کا عورت کے ساتھ جنسی تعلق قائم کرنا جائز قرار دے دیا گیا۔ اور اب خدا جانے آگے چلتے ہوئے یہ بھی تسلیم کر لیا جائے کہ اگر کوئی جانور خریدے تو وہ اس کا مالک ہے چاہے تو وہ اس سے تعلقات قائم کرے۔ تو جہاں تک رضامندی سے جنسی تعلق کا قیام ہے یہ مسئلہ بڑھتے بڑھتے اس سنگین حد تک بھی پہنچ سکتا ہے۔

اس تعلق میں بنیادی بات یہ ہے کہ جب تک بغیر شادی کے جنسی تعلق کو چاہے وہ آپسی رضامندی سے ہی کیوں نہ ہو نا جائز اور قابل مذمت اور قابل سزا قرار نہیں دیا جاتا اس وقت تک جنسی بے راہ روی اور اس کی بڑھتی ہوئی یہ گھناؤنی شکلیں رُک نہیں سکتیں۔ قبل اس کے کہ ہم جنسی جیسے گھناؤنے فعل اور اسکی مضرات کا ذکر کریں پہلے بغیر شادی کے مرو عورت کے جنسی ملاپ کی ممانعت کا ذکر کرتے ہیں کیونکہ اس تمہید سے ہی ہم جنسی جیسے گھناؤنے فعل کے مضرات کی حقیقت کو سمجھا جا سکتا ہے۔

قرآن مجید بغیر شادی کے جنسی تعلق کو فحش قرار دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ

وَلَا تَقْرَبُو الزِّنٰی اِنَّہٗ کَانَ فَاحِشَۃً وَّسَاءَ سَبِیْلًا ۔(بنی اسرائیل:۳۳)

کہ تم زنا کے قریب بھی مت جاؤ۔ وہ یقیناً بے حیائی اور بُرا راستہ ہے۔

قرآن مجید نہ صرف زنا کو حرام قرار دیتا ہے بلکہ ایسے اعمال سے بھی منع فرماتا ہے جس کی وجہ سے انسان زنا جیسے قبیح عمل کے قریب بھی جا سکتا ہے اسی لئے قرآن مجید نے مرد و عورت کو بلا وجہ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے سے منع فرمایا ہے۔ بلکہ مردوں کو ایسی جگہوں پر جانے سے بھی منع کیا ہے جہاں اکیلی اجنبی عورت مقیم ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"کوئی انسان کسی اجنبی عورت کے پاس اکیلا رات کو نہ جائے سوائے اس کے کہ اس نے اس سے نکاح کیا ہو یا وہ محرم رشتہ دار ہو"۔ (مسلم کتاب السلام باب تحریم الخلوۃ بالاجنبیۃ)

پس اسلام ایسے جنسی تعلقات کا مخالف ہے جو شادی کے بغیر ہوں۔ چاہے وہ آپسی رضامندی سے ہی قائم کئے جائیں۔ بغیر شادی کے مرد و عورت کے جنسی تعلقات دراصل اس ذمہ داری سے بھاگنے کی وجہ سے ہیں جو شادی کے بندھن میں بندھ جانے کی وجہ سے انہیں ادا کرنے پڑتے ہیں۔ شادی ایک ایسا قانونی بندھن ہے کہ شادی کے روز سے ہی مرد عورت ایک دوسرے کی تمام تر ذمہ داریاں ادا کرتے ہیں جن کا تعلق جنسی حقوق سے ہے اور جن کا تعلق اقتصادی حقوق سے ہے۔ اور پھر ایام حمل سے لیکر بچوں کے بلوغت کے زمانے تک بلکہ اس کے بعد تک بھی تمام تر ذمہ داریاں اُنہیں ادا کرنی پڑتی ہیں۔ اور ساری زندگی سے تعلق رکھنے والی یہ ایسی بھاری ذمہ داریاں ہیں کہ آج کل کے بعض غیر ذمہ دار نوجوان لڑکے لڑکیاں جو جدید زندگی کے نام پر طرح طرح کی لااُبالی حرکتوں میں ملوث ہوتے ہیں، وہ ان ذمہ داریوں کو اور بچوں کی پرورش کے بکھیڑوں میں پڑنا نہیں چاہتے۔ اور چونکہ انہیں یہ قانونی سہارا حاصل ہے کہ بغیر شادی کے آپسی رضامندی سے جنسی تعلق قائم کر سکتے ہیں اس لئے وہ بغیر شادی کے تعلق بناتے ہیں تا کہ کوئی قانون ان کی گرفت نہ کر سکے۔ اور ایسے میں وہ جنسی تعلقات کے وہ طریق اختیار کرتے ہیں جس سے حمل نہ ٹھہر سکے۔ وہ الگ بات ہے کہ اگر ایسے میں لڑکی کو حمل ٹھہر جائے تو پھر یا تو وہ خود اکیلی خاموش رہ کر اس ذمہ داری کو ادا کرتی ہے اور یا حمل کو ضائع کروا دیتی ہے اور یا پھر اکیلی اس بچے کی ذمہ داریوں کو ادا کرتی ہے اور بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ لڑکی پھر جھوٹ بولتی ہے کہ اس کے ساتھ زبردستی کی گئی ہے اور اس کے ساتھ زنا بالجبر کا ارتکاب کیا اور پھر Rape کی سزا سے ڈر کر لڑکا لڑکی سے شادی کر لیتا ہے بصورت دیگر کورٹ کے چکر کھا کر سزایاب ہوتا ہے۔

پس بنیادی بات یہ ہے کہ اگر زنا کی سزا تجویز ہوتی اور اس کو قانونی شکل دی جاتی تو کوئی لڑکا یا لڑکی رضامندی یا عدم رضامندی سے بغیر شادی کے اس عمل میں ملوث ہی نہ ہوتے نہ لڑکیوں کا جنسی استحصال ہوتا اور نہ اُنہیں Rape کے جھوٹے کیس بنانے پڑتے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید نے زنا کرنے والوں کیلئے بہت سخت سزا تجویز کی ہے اور نہ صرف قرآن مجید بلکہ بائبل بھی زنا کی سزا تجویز کرتی ہے۔ اور ہندوؤں کی مذہبی مقدس کتب بھی زنا کی سزا تجویز کرتی ہیں اور اسے قابل مذمت فعل قرار دیتی ہیں۔ حیرت ہے باوجود اس کے کہ تمام مذاہب اس کو بدعمل قرار دیتے ہیں اور اس کی سخت سے سخت سزا تجویز کرتے ہیں۔ اس کے باوجود بھارت کے آئین میں اور اسی طرح کئی اور ممالک کے آئین میں زنا کی کوئی سزا ہی تجویز نہیں کی گئی جس کے یہ بداثرات بھی نکلے ہیں ایک مرد اپنی بیوی کے ہوتے ہوئے کسی دوسری عورت سے اس کی رضامندی سے بغیر شادی کے تعلق بنائے رکھتا ہے اور چونکہ پہلی بیوی اور اس کے رشتہ داروں کے پاس ان کی شادی کا کوئی ثبوت نہیں ہوتا اس لئے وہ کوئی مقدمہ بھی دائر نہیں کر سکتے۔ پس آپسی رضامندی سے جنسی تعلق یعنی زنا کو جائز قرار دینے کے اتنے خطرناک نتائج نکلے ہیں کہ آج معاشرہ اس کی درد سے کراہ رہا ہے لیکن کچھ نہیں کر سکتا۔ اور ہمیں کہنے دیجئے کہ موجودہ ہم جنس پرستی دراصل اس جواز کے کوکھ کا بچہ ہے کہ آپسی رضامندی سے جنسی تعلقات کا قیام ہو سکتا ہے۔

یورپ کی بڑھتی ہوئی اس جنسی بے راہ روی کا بالآخر نتیجہ یہ نکلا کہ سب سے پہلے ڈنمارک میں ۱۹۸۹ء میں ہم جنس پرستی کو قانونی جواز فراہم کیا گیا۔ بس پھر کیا تھا کئی ممالک جو پہلے سے ہی اس کے جواز کیلئے کسی سہارے کی تلاش میں تھے انہوں نے بھی اس کو قانونی طور پر جائز قرار دے دیا۔ جن میں ہنگری۔ آئس لینڈ۔ میکسکو۔ ناروے۔ سویڈن۔ ہالینڈ۔ بیلجئم۔ سپین۔ برطانیہ۔ سوئزرلینڈ۔ کینڈا۔ اور امریکہ وغیرہ شامل ہیں پھر اس فہرست میں نیدرلینڈ۔ ساؤتھ افریقہ سمیت دنیا کے کئی ممالک ہم جنس پرستی کی مہلک بیماری کی چپیٹ میں آ کر اس کو قانونی سہارا دے چکے ہیں اور اب وطن عزیز بھارت بھی ان کے شانہ بشانہ کھڑا ہونے کی تیاریاں کر رہا ہے۔

ہم جنس پرستی کس قدر مذموم فعل ہے اور اسلام سمیت دیگر مذاہب اسکے متعلق کیا احکام صادر کرتے ہیں۔ آئندہ گفتگو میں ....(جاری)............ (منیر احمد خادم)

فلو کا وائرس اور آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں مہدی کی آمد کے متعلق بہت سی پیشگوئیاں بیان فرمائی ہیں وہاں یہ بھی فرمایا ہے کہ اس کے زمانہ میں ایک ایسی بیماری پھیلے گی جس کا تعلق ناک کے کیڑے (Virus) سے ہوگا۔ حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں:

"وَیُحْصَرُ نَبِیُّ اللّٰہِ عِیْسٰی وَاَصْحَابُہٗ حَتّٰی یَکُوْنَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِاَحَدِھِمْ خَیْرًا مِنْ مِّائَۃِ دِیْنَارٍ لِاَحَدِکُمُ الْیَوْمَ، فَیَرْغَبُ نَبِیُّ اللّٰہِ عِیْسٰی وَاَصْحَابُہٗ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی فَیُرْسِلُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْھِمُ النَّغَفَ فِیْ رِقَابِھِمْ فَیُصْبِحُوْنَ فَرْسٰی کَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَۃٍ یَھْبِطُ نَبِیُّ اللّٰہِ عِیْسٰی وَاَصْحَابُہٗ اِلَی الْاَرْضِ فَلَا یَجِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلَّا مَلَأَہٗ زَھَمُھُمْ وَ نَتْنُھُمْ۔

(مسلم کتاب الفتن باب ذکر الرجال)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اپنے ساتھیوں سمیت گھیر لئے ہو جائیں گے (خوراک کی اس قدر قلت ہو جائے گی) ایک بیل کا آج کے سو دینار کے مقابلے میں سستا اور اچھا لگے گا۔ پس اللہ تعالیٰ کے نبی عیسیٰ اور آپ کے ساتھی اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے ہوئے توجہ فرمائیں گے تو اللہ تعالیٰ عذاب کے طور پر ان کی گردنوں میں نغف بھیجے گا۔ جس کی وجہ سے وہ یکدم ہلاک ہو جائیں گے۔ پھر اللہ کے نبی عیسیٰ اور ان کے ساتھی ہموار میدانوں میں اتریں گے لیکن تمام زمین میں ایک بالشت جگہ بھی لاشوں اور بدبو سے خالی نہیں ہوگی۔

مذکورہ اقتباس صحیح مسلم کی ایک لمبی حدیث سے لیا گیا ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے حالات بیان فرمائے ہیں۔ وہ کس طرح آئے گا اور کس طرح فساد برپا کرے گا۔ اس کے زمانے میں دنیا کے کیا حالات ہوں گے۔ وہ کس قدر طاقتور ہوگا......! پھر اس کو شکست دینے کیلئے اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم کو بھیجے گا (یعنی مسیح ابن مریم کے مثیل کو کیونکہ از روئے قرآن مجید مسیح ابن مریم تو وفات پا چکے ہیں اور حدیث میں جس مسیح کی آمد کا ذکر ہے اس سے مراد مسیح کے رنگ میں رنگین ہو کر ایک شخص کا آنا ہے) پھر فرمایا ہے کہ پہلے تو مسیح موعود اور ان کے ساتھیوں کو دشمن گھیریں گے دجال اور ان کے ہمنوا مسیح موعود اور ان کے ساتھیوں کو سخت تکالیف دیں گے اور مسیح موعودؑ ان کی تکالیف پر خدا کے حضور دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر ایک ایسا عذاب نازل کرے گا جس کا تعلق "نغف" سے ہوگا نغف عربی زبان میں اس کیڑے کو کہتے ہیں جو ناک میں داخل ہوتا ہے اور جس کی وجہ سے جانور کو یا انسان کو زکام ہو جاتا ہے۔ گویا کہ پیشگوئی کے رنگ میں فرمایا تھا کہ مسیح موعود کے زمانہ میں فلو کا وائرس عذاب کے طور پر دنیا کو ہلاک کرے گا اور اس کی وجہ سے لاشوں کے ڈھیر لگ جائیں گے اور ایسے وقت میں عیسیٰ اور انکے ساتھی میدانوں میں اُتریں گے اور دُکھی انسانیت کی خدمت کا فریضہ سرانجام دیں گے۔ چنانچہ بفضلہ تعالیٰ اس سوائن فلو کے وقت میں بھی جس نے ہندوستان سمیت کئی ممالک کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے، مسیح موعود کی جماعت کو دُکھی انسانیت کی خدمت کی توفیق مل رہی ہے چنانچہ پورے بھارت کو ۲۶ زونوں میں تقسیم کر کے جماعت احمدیہ کے زیر انتظام اس خدمت کے فریضہ کو سرانجام دیا جا رہا ہے۔ فالحمدللہ علی ذالک۔

جہاں تک اس پیشگوئی کا تعلق ہے یہ بیماری اب تک دنیا میں کئی شکلوں میں آ چکی ہے کبھی انسانی فلو کی شکل کبھی برڈ فلو کی شکل اور کبھی سوائن فلو کی شکل میں۔

(بقیہ اداریہ صفحہ ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

یہ کبھی دعویٰ نہ کرو کہ مَیں پاک صاف ہوں۔
پاک ہونا اور تقویٰ پر چلنے کا علم صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کو ہے۔

صحبت صادقین کے تعلق میں اس زمانہ میں کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بہت بڑی نعمت ہیں۔ ان کو بھی جماعت کو بہت پڑھنا چاہئے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز – فرمودہ 22/مئی 2009ء بمطابق 22/ہجرت 1388 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ۔ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ۔هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ۔ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ۔ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى۔ (النجم:33)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''کبھی یہ دعویٰ نہ کرو کہ مَیں پاک صاف ہوں۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ کہ تم اپنے آپ کو مُزکّی مت کہو۔ وہ خود جانتا ہے کہ تم میں سے متقی کون ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 96۔ جدید ایڈیشن)

پس پاک ہونا، مزکی ہونا، تقویٰ سے مشروط ہے۔ اور تقویٰ کیا ہے؟ ہر قسم کی برائیوں سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے بچنا۔ ہر اس عمل کو بجالانا جس کے کرنے کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور ہر اس بات سے بچنا جس کے نہ کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے بار بار قرآن کریم میں فرمایا ہے، مَیں تمہارے نفسوں کو پاک کرتا ہوں اور جانتا ہوں کہ کس کے دل میں حقیقی تقویٰ بھرا ہوا ہے اور کس حد تک کسی کا تزکیہ ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ جو دلوں کا حال جانتا ہے اسے وہ بھی پتہ ہے جو ہم ظاہر کرتے ہیں اور اس کے علم میں وہ بھی ہے جو ہم چھپاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو کبھی بھی اور کسی رنگ میں بھی دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔

حدیث میں آتا ہے کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ خدا تعالیٰ جو دلوں کا حال جانتا ہے وہ بندے کے عمل کرنے کی نیت کا علم رکھتا ہے۔ بظاہر نیکیاں کرنے والے، عبادتیں کرنے والے، روزے رکھنے والے، حتیٰ کہ کئی کئی حج کرنے والے بھی ہیں لیکن اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کی نیتوں میں فتور ہے تو اس فتور کی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابل قبول نہیں ہیں۔ یہ تمام عبادتیں اور نیکیاں نہ صرف ردّ کر دی جاتی ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہلاکت کا باعث بن جاتی ہیں جس کا قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے۔ لیکن یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے کہ جہاں انذار کے ذریعہ سے ہمیں ڈراتا ہے، توجہ دلاتا ہے کہ ہوشیار ہو جاؤ وہاں اپنی وسیع تر رحمت کا حوالہ دے کر بخشش کی امید بھی دلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ڈرانا ہماری بھلائی اور ہمیں سیدھے راستے پر چلانے کے لئے ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ تو جیسا کہ مَیں نے کہا دلوں کا حال جاننے والا ہے اور اللہ تعالیٰ کو ہماری استعدادوں اور صلاحیتوں کی وسعت کا بھی علم ہے۔ اس لئے اُس نے یہ خوشخبری بھی دی ہے کہ اگر تم تقویٰ دل میں رکھو، نیتیں صاف رکھو اور اپنے عمل خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے بجالانے کی کوشش کرو تو جو جو کوتاہیاں اور لغزشیں ہوتی ہیں انہیں وہ اپنی وسیع تر مغفرت کی چادر سے ڈھانپ لیتا ہے۔ جیسا کہ وہ اس آیت میں جو مَیں نے تلاوت کی ہے فرماتا ہے۔ ترجمہ اس کا یہ ہے کہ یہ اچھے عمل والے وہ لوگ ہیں جو سوائے سرسری لغزش کے بڑے گناہوں اور فواحش سے بچتے ہیں۔ یقیناً تیرا رب وسیع بخشش والا ہے وہ تمہیں سب سے زیادہ جانتا تھا جب اس نے زمین سے تمہاری نشوونما کی اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹوں میں محض جنین تھے۔ پس اپنے آپ کو (یونہی) پاک نہ ٹھہرایا کرو، وہی ہے جو سب سے زیادہ جانتا ہے کہ متقی کون ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے گناہوں اور فواحش سے بچنے کی طرف توجہ دلائی ہے اور ساتھ ہی معمولی لغزشوں، غلطیوں اور کوتاہیوں سے صرف نظر فرماتے ہوئے اپنی وسیع تر مغفرت کی وجہ سے بخشش کی بھی نوید دی ہے۔ لیکن ساتھ ہی آگے یہ بھی فرما دیا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اندرونے سے واقف ہے۔ اور کہاں تک واقف ہے؟ ہمیں سمجھانے کے لئے اس انتہا کا بھی ذکر کیا کہ جب اس زمین میں زندگی کے آثار پیدا کئے۔ انسان کی پیدائش سے اربوں سال پہلے وہ ضروری لوازمات پیدا کئے جو انسان کی بقا کے لئے ضروری تھے۔ اُس وقت سے وہ تمہیں جانتا ہے۔ پھر کس فطرت میں انسان کو پیدا کرنا ہے، کیا کیا صلاحیتیں اور استعدادیں عطا کرنی ہیں، یہ ایک گہرا مضمون ہے جس کی طرف بعض دوسری آیات راہنمائی فرماتی ہیں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ تمہارا اتنا گہرا علم رکھتا ہے جتنا تم خود بھی نہیں رکھتے اور اس پیدائش اور نشوونما کے عمل کا تم میں سے جو اکثریت ہے وہ علم بھی نہیں رکھتی۔ اس کا احاطہ کرنا تو دُور کی بات ہے، علم بھی نہیں ہے۔

اب اس زمانہ میں سائنسی تحقیق سے اس نظام کی تخلیق کے بارے میں بعض باتیں پتہ لگ رہی ہیں اور وہ بھی ایک خاص طبقے اور اس علم کا ادراک رکھنے والے لوگوں کو ہی اس کی سمجھ آتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے اُس وقت سے علم ہے کہ تمہاری صلاحیتیں کیا ہیں اور تمہارے عمل کیا ہونے ہیں اور تمہاری نیتیں کیا ہیں پھر اس سے ذرا نیچے آؤ۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سنو جب تم ماؤں کے پیٹوں میں جنین کی صورت میں تھے، ابھی تمہارے اعضاء کی نشوونما ہو رہی تھی، اس وقت کا بھی مَیں علم رکھتا ہوں۔

آج کل ترقی یافتہ ملکوں میں بھی بلکہ بعض ترقی پذیر ملکوں میں بھی طب کے میدان میں اتنی ترقی ہو گئی ہے کہ ماؤں کے پیٹوں میں حمل کے دوران بننے والی مختلف شکلیں الٹرا ساؤنڈ کے ذریعہ سے پتہ لگ جاتی ہیں اس لئے لوگ اکثر جانتے ہیں اور پتہ بھی کر لیتے ہیں کہ لڑکا پیدا ہونا ہے یا لڑکی پیدا ہونی ہے۔ عموماً ایک اندازے سے ڈاکٹر بتاتے ہیں سو فیصد تو وہ بھی نہیں بتا سکتے۔

بہرحال اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری اس حالت سے گزرنے کے دَور سے ہی یہ علم رکھتا ہے کہ تم کن صلاحیتوں اور استعدادوں کے ساتھ پیدا ہو گے اور کن دَوروں سے پیدا ہونے کے بعد گزرتے ہوئے اپنی زندگی کی منزلیں طے کرو گے۔ لیکن عالم الغیب ہونے کے باوجود اس نے بندوں کے سامنے نیک اور بد اعمال کا ماحول میسر فرما دیا۔ جو نیک اعمال کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بنے گا۔ جو بد اعمال کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ کے نیچے آ سکتا ہے۔ اور نیک اعمال کیا ہیں؟ یہ وہ اعمال ہیں جو خالص ہو کر خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے بجالانے کی کوشش کی جاتی ہے اس لئے فرمایا کہ جب تم نیک کام کرتے ہو تو اس وقت بھی بعض دفعہ دل میں خود پسندی پیدا ہو سکتی ہے۔ اس لئے کام کرنے کے باوجود بھی یہ فیصلہ کرنا تمہارا کام نہیں ہے کہ ہم نیک اعمال بجالانے والے ہیں۔ بلکہ نیک اعمال بجالانا کس نیت سے ہے۔ اگر نیک نیت سے ہے تو وہ نیک نیت اصل میں اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والی بنے گی۔ یہ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ کس نیت سے نیک اعمال بجالائے جا رہے ہیں۔ اس لئے اللہ فرماتا ہے کہ کسی نیکی پر اِترانے کی بجائے ہر نیک عمل عاجزی اور تقویٰ میں اور بھی زیادہ بڑھانے والا ہونا چاہئے۔ اور فرمایا کہ تقویٰ پر قائم ہو جانے کی سند نہ تو انسان خود اپنے آپ کو دے سکتا ہے نہ کسی بندے کا کام ہے کہ کسی دوسرے کو تقویٰ کی سند عطا کرے بلکہ یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ اللہ ہی ہے جو سب سے

زیادہ جانتا ہے کہ متقی کون ہے۔

یہاں اس بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آیت کے شروع میں ہی جو یہ فرمایا کہ اَلَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ کہ وہ لوگ جو بڑے گناہوں اور فواحش سے سوائے سرسری لغزش کے بچتے ہیں۔

لَمَم کا مطلب کیا ہے؟ اس کو بھی یہاں واضح کرنے کی ضرورت ہے۔ یہاں بعض لوگ مَیں نے دیکھا ہے کہ اپنی غرض کا مطلب نکال لیتے ہیں۔ اس کا کوئی یہ مطلب نہ سمجھے کہ بڑے گناہ اور فواحش اگر تھوڑے بہت ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کیونکہ کمزور ہے بعض حالات میں لاشعوری طور پر بعض گناہ سرزد ہو جاتے ہیں۔ اگر ایسی صورت پیدا ہو جائے تو پھر حقیقی پچھتاوا ہونا چاہئے اور اس کے لئے بہت زیادہ استغفار کی ضرورت ہے۔

لَمَم کا مطلب ہے کہ برائی کی طرف جھکنے کا موقع ملا یا عارضی اور معمولی لغزش یعنی اگر غلطی ہوگئی ہے تو یہ معمولی نوعیت کی ہو اور اس پر دوام نہ ہو بلکہ یہ عارضی ہو۔ اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ شیطانی خیال اگر دماغ میں اچانک اُبھر بھی آئیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے انسان اس سے بچ جائے اور اُس کے ذہن پر اِس شیطانی خیال کا کوئی اثر قائم نہ رہے۔ تو یہ حکم انسانی فطرت کے مطابق ہے کیونکہ اچھائی یا برائی کو قبول کرنے کی انسان کو آزادی دی گئی ہے اور معاشرے میں یہ برائیاں اپنی طرف مبذول کروانے کی کوشش بھی کر رہی ہیں۔ ہر طرف آزادی نظر آتی ہے۔ بے حیائی نظر آتی ہے۔ بداخلاقیاں پھیلی ہوئی ہیں۔ اس وجہ سے اگر کبھی کسی برائی کی طرف توجہ ہو بھی جائے تو فوری طور پر استغفار سے انسان اپنے آپ کو ان گناہوں سے بچانے کی کوشش کرے۔ تو اللہ تعالیٰ کی جو وسیع بخشش ہے، اللہ تعالیٰ جو وسیع بخشش والا ہے، بخشنے والا ہے اور توبہ قبول کرنے والا ہے، وہ توبہ قبول کرتا ہے۔ پس یہ حالت پیدا کرنے کی ضرورت ہے جو حقیقی تقویٰ کی طرف لے جاتی ہے۔ ورنہ انسان تو ذرا سی نیکی پر ہی فخر کر کے اپنے آپ کو پاک صاف سمجھنے لگتا ہے۔

اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ تم کبھی یہ دعویٰ نہ کرو کہ مَیں پاک صاف ہوں۔ پاک ہونا اور تقویٰ پر چلنے کا علم صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کو ہے۔ پس اس کے آگے جھکنے کی ضرورت ہے۔
اس مضمون کی مزید وضاحت فرماتے ہوئے ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جو یہ فرمایا ہے کہ فَلَا تُزَکُّوْٓا اَنْفُسَکُمْ تو اس آیت کا صحیح مطلب جاننے کے لئے تمہیں تزکیۂ نفس اور اظہار نعمت کے درمیان واضح فرق معلوم ہونا چاہئے۔ اگرچہ یہ دونوں صورت کے لحاظ سے مشابہ ہیں۔ پس جب تم کمال کو اپنے نفس کی طرف منسوب کرو اور تم سمجھو کہ گویا تم بھی کوئی حیثیت رکھتے ہو اور تم اپنے اس خالق کو بھول جاؤ جس نے تم پر احسان کیا تو تمہارا یہ فعل تزکیۂ نفس قرار پائے گا۔ لیکن اگر تم اپنے کمال کو اپنے ربّ کی طرف منسوب کرو اور تم یہ سمجھو کہ ہر نعمت اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہے اور اپنے کمال کو دیکھتے وقت تم اپنے نفس کو نہ دیکھو بلکہ تم ہر طرف اللہ تعالیٰ کی قوت، اس کی طاقت، اس کا احسان اور اس کا فضل دیکھو اور اپنے آپ کو غسّال کے ہاتھ میں محض ایک مُردہ کی طرح پاؤ اور اپنے نفس کی طرف کوئی کمال منسوب نہ کرو تو یہ اظہار نعمت ہے''۔

(ترجمہ عربی عبارت از حمامۃ البشریٰ۔ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 321-322)

یہ اقتباس حضرت مسیح موعودؑ کی عربی کی ایک کتاب ہے حمامۃ البشریٰ اس میں سے لیا گیا ہے، اس کا ترجمہ ہے۔ تو یہ ایک باریک فرق ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ظاہر فرمایا۔ ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ تَزَکّٰی فَاِنَّمَا یَتَزَکّٰی لِنَفْسِہٖ (سورۃ الفاطر:19) یعنی جو بھی پاک ہوتا ہے وہ اپنے نفس کے لئے پاک ہوتا ہے۔

پھر ایک جگہ فرمایا سورۃ اعلیٰ میں جو ہم ہر جمعے کو نماز میں پڑھتے ہیں کہ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی (الاعلیٰ:15) یعنی جو پاک بنے گا وہ کامیاب ہوگیا۔

پھر ایک جگہ فرمایا قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا (الشمس :10) کہ یقیناً وہ کامیاب ہوگیا جس نے اسے پاک کیا یعنی اپنے نفس کو پاک کیا۔

اب ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تمہاری کامیابی تمہارے تزکیہ نفس میں ہے۔ ان آیات میں اور سورہ نجم کی جو آیت مَیں نے تلاوت کی ہے اور جس کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وضاحت فرمائی ہے۔ ان آیات میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ بلکہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ایک باریک فرق ہے جس کو ہمیشہ یاد رکھو کہ تزکیہ نفس کا حکم تو ہے اس کے لئے کوشش کرو لیکن یہ کوشش کر کے تم دعویٰ نہیں کر سکتے کہ مَیں پاک ہوگیا یا میرے عمل ایسے ہیں کہ جن کے کرنے کے بعد اب مَیں پاک ٹھہرایا جا سکتا ہوں۔

سورۃ فاطر کی آیت جس کے ایک حصے کا مَیں نے ذکر کیا ہے کہ وَمَنْ تَزَکّٰی فَاِنَّمَا یَتَزَکّٰی لِنَفْسِہٖ کہ جو بھی پاکیزگی اختیار کرے تو وہ اپنے نفس کی خاطر پاکیزگی اختیار کرتا ہے۔ یہ پوری مکمل آیت یوں ہے کہ وَلَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی۔ وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَۃٌ اِلٰی حِمْلِھَا لَا یُحْمَلْ مِنْہُ شَیْءٌ وَّلَوْ کَانَ ذَا قُرْبٰی۔ اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَیْبِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ۔ وَمَنْ تَزَکّٰی فَاِنَّمَا یَتَزَکّٰی لِنَفْسِہٖ۔ وَاِلَی اللّٰہِ الْمَصِیْرُ (سورۃ الفاطر:19) اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان کسی دوسری کا بوجھ نہیں اٹھائے گی اور اگر کوئی بوجھ سے لدی ہوئی اپنے بوجھ کی طرف بلائے گی تو اس کے بوجھ میں سے کچھ بھی نہ اٹھایا جائے گا۔ خواہ وہ قریبی ہی کیوں نہ ہو۔

یہ آخرت کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ آگے جو مضمون اس آیت سے متعلقہ ہے وہ یہ ہے کہ تو صرف ان لوگوں کو ڈرا سکتا ہے جو اپنے ربّ سے اس کے غیب میں ہونے کے باوجود ترساں رہتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور جو بھی پاکیزگی اختیار کرے وہ اپنے نفس کی خاطر پاکیزگی اختیار کرتا ہے اور اللہ کی طرف ہی آخری ٹھکانہ ہے۔

یہاں یہ واضح ہوگیا کہ نفس کی پاکیزگی صرف وہی لوگ کر سکتے ہیں جو یَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَیْبِ (انبیاء :50) یعنی جو اپنے ربّ سے غیب میں ہونے کے باوجود ڈرتے ہیں۔ پس جب یہ حالت ہوتی ہے تو ان کی نمازیں بھی اور دوسری عبادتیں بھی اور دوسرے نیک اعمال بھی دل میں خدا تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے اس کی رضا کے حصول کے لئے ہوتے ہیں اور جب یہ حالت ہو، جب اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں ہو تو وہ انسان خود اپنے نفس کو پھر کبھی پاک نہیں ٹھہرا سکتا بلکہ ہر نیکی کو جو وہ بجا لاتا ہے اور ہر اس موقع کو جو نیکی بجالانے کا اس کو میسر آتا ہے خدا تعالیٰ کے فضل پر محمول کرتا ہے۔ پس جو اس حالت میں اپنے نفس کا جائزہ لیتے ہوئے اُسے پاک کرنے کی کوشش کرے اور پاک کرنے کی کوشش کرتے ہوئے تقویٰ پر چلتا ہے وہی اللہ تعالیٰ کی نظر میں مُزَکّٰی ہے اور فلاح پایا ہوا ہے۔ اگر نیکیوں کو اپنی کسی خوبی کی طرف منسوب کرے گا تو وہ تزکیہ نفس نہیں ہے۔ پس ایک مومن ہر وقت اللہ تعالیٰ کا خوف لئے ہوئے ان نیکیوں کی تلاش میں رہتا ہے تا کہ انہیں کر کے، انہیں بجا لا کر، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم ان گناہوں سے بچنے کی کوشش کرو گے تو خدا تعالیٰ خود تمہاری بدیاں دور کر دے گا اور تمہیں عزت والے مقام میں داخل کرے گا۔ جیسا کہ فرماتا ہے:

اِنْ تَجْتَنِبُوْا کَبَآئِرَ مَا تُنْھَوْنَ عَنْہُ نُکَفِّرْ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ وَنُدْخِلْکُمْ مُّدْخَلًا کَرِیْمًا (النساء :32) اگر تم بڑے گناہوں سے بچتے رہو جن سے تمہیں روکا گیا ہے تو ہم تمہارے سے تمہاری بدیاں دُور کر دیں گے اور نہ صرف بدیاں دُور کر دیں گے بلکہ تمہیں عزت کے مقام میں داخل کریں گے۔

مَیں پہلے بھی ایک دفعہ بتا چکا ہوں کہ قرآن کریم میں بڑے گناہ کے الفاظ تو آئے ہیں۔ لیکن بڑے اور چھوٹے گناہوں کی کوئی تخصیص نہیں ہے۔ ہر وہ گناہ جس کو چھوڑنا انسان پر بھاری ہو اس کے لئے بڑا گناہ ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے کچھ کی تو واضح طور پر نشاندہی کر دی کہ یہ گناہ ہیں۔ لیکن اس کے علاوہ بھی ہر گناہ جس کو انسان معمولی سمجھتا ہو اگر اس کو چھوڑنا انسان پر بھاری ہے تو وہ بڑے گناہ کے زمرے میں شمار ہوگا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ غیب میں اللہ کا خوف رکھتے ہوئے اپنے نفس کو پاک کرنے کی کوشش کرو۔ پس جب اللہ تعالیٰ کا خوف ہوگا تو پھر ہی گناہوں سے نفرت بھی پیدا ہوگی اور تب ہی خدا تعالیٰ کی نظر میں انسان پاک ٹھہرتا ہے پھر جب ایسی حالت پیدا ہوتی ہے (اور یہ بھی خدا تعالیٰ کے علم میں ہے) اور جب اللہ تعالیٰ کی نظر میں انسان پاک ٹھہرتا ہے تو اصل عزت کا مقام جو ہے، وہی ہے جس میں خدا تعالیٰ انسان کو پاک ٹھہرا کر داخل کرتا ہے نہ کہ وہ عزت اصل عزت ہے جہاں انسان خود اپنی خود پسندی اور بڑائی کے اظہار کر کے اپنی نیکیاں جتاتے ہوئے اپنے آپ کو پاک ٹھہرائے۔

ایک جگہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا کہ مومن کی یہ نشانی ہے کہ وَالَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا ھُمْ یَغْفِرُوْنَ (الشوریٰ :38) اور جو بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے اجتناب کرتے ہیں اور جب وہ غضبناک ہوں تو بخشش سے کام لیتے ہیں۔

اب یہاں پھر تمام گناہوں اور اخلاقی کمزوریوں کا ذکر کیا ہے اور ان سے بچنے کی تلقین کی ہے۔ لیکن اِن گناہوں اور بے حیائیوں اور اخلاقی برائیوں کو غصّے کے ساتھ ملا کر بیان کیا گیا ہے۔ پس غصّے کو جو لوگ معمولی خیال کرتے ہیں ان کے لئے بھی نصیحت ہے کہ یہ بڑھتے بڑھتے بڑے گناہوں کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ یا یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ غصّہ کوئی معمولی گناہ نہیں ہے۔ اس کو اگر کنٹرول نہیں کیا جاتا اور اس کا اگر ناجائز استعمال ہو رہا ہے تو یہ بڑے گناہوں کے زُمرے میں ہے۔ بعض دفعہ غصّہ آتا ہے لیکن انسان پھر مغلوب الغضب ہو کے کام نہیں کرتا بلکہ اس کا استعمال جائز طریقے سے ہوتا ہے تا کہ ایک دوسرے کی اصلاح ہو سکے۔ اگر انسان مغلوب الغضب ہو جائے تو پھر نفس کی پاکیزگی بھی دُور ہو جاتی ہے۔ اس لئے یہ نہ سمجھو کہ مَیں کیونکہ دوسری نیکیاں بجالا رہا ہوں اس لئے جو غصّہ کا گناہ ہے اس کو میری دوسری نیکیاں ختم کر دیں گی۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی فرما دیا کہ یہ زُعم اپنے دل سے نکال دو۔ اگر حقیقی تزکیہ چاہتے ہو تو اپنی اخلاقی حالتیں بھی درست کرو۔

آئے دن یہ شکایات بھی آتی رہتی ہیں کہ غصّہ کی حالت میں گھروں میں لڑائیاں ہو رہی ہیں، میاں بیوی کی لڑائیاں ہو رہی ہیں۔ کبھی بیوی کو کنٹرول نہیں، کبھی میاں کو کنٹرول نہیں۔ معاشرے میں لڑائیاں ہو رہی ہیں۔ ذرا ذرا سی بات پر لڑائیاں ہو رہی ہیں۔ کھیل کے میدانوں میں لڑائیاں ہو جاتی ہیں یا اگر لڑائیاں نہیں بھی ہوتیں تو ایک دوسرے کے خلاف بعض باتوں پہ غصہ دل میں پل رہا ہوتا ہے اور پھر اس سے کینے پیدا ہو رہے

ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کی کوشش ہوتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ بھی ایک بہت بڑا گناہ ہے اور تمہارے نفس کو پاک کرنے کے راستے میں روک ہے اور جب یہ روک راستے میں کھڑی ہو جائے تو پھر کامیابی کی منزلیں بھی طے نہیں ہوتیں اور پھر ایسا انسان اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزت کا مقام بھی نہیں پاتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو واضح فرما دیا ہے کہ مَیں گناہوں اور فحشاء سے بچنے والوں کو عزت دوں گا۔ پس یہ وہ مقصد ہے جس کے لئے ایک مومن کو کوشش کرنی چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ کی وسیع تر بخشش سے حصہ لیتے ہوئے اس کی رضا کی جنتوں میں ہم داخل ہوسکیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’یاد رکھو کہ اصل صفائی وہی ہے جو فرمایا ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا (الشمس :10) ہر شخص اپنا فرض سمجھ لے کہ وہ اپنی حالت میں تبدیلی کرے‘‘۔ (تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد چہارم زیر سورۃ الشمس آیت نمبر 10 صفحہ 535) اور حالت میں تبدیلی کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کی ضرورت ہے اور اس کا فضل حاصل کرنے کے لئے مستقل اس کے آگے جھکے رہنے کی ضرورت ہے۔ اس سے مدد مانگنے کی ضرورت ہے۔ اس کا رحم مانگنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا کہ میرا رحم ہر چیز پر حاوی ہے اور وسیع تر ہے اور پھر فرمایا میری بخشش بھی بہت وسیع ہے۔ پس نیک اعمال بجالانے کی کوشش کے ساتھ جب ہم اللہ تعالیٰ کے رحم کو جذب کرنے کی کوشش کریں گے، اس سے اس کی وسیع تر بخشش کے طالب ہوں گے، تو تبھی ہم کامیاب ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تزکیہ نفس کے حصول کے طریقہ اور جن سے حقیقی تقویٰ حاصل ہوتا ہے ان راستوں کی طرف راہنمائی کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ لمبا اقتباس ہے لیکن ہر ایک کے لئے سننا بہت ضروری ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ:

’’اب ایک اور مشکل ہے کہ انسان موٹی موٹی بدیوں کو تو آسانی سے چھوڑ بھی دیتا ہے لیکن بعض بدیاں ایسی باریک اور مخفی ہوتی ہیں کہ اوّل تو انسان مشکل سے انہیں معلوم کرتا ہے اور پھر ان کا چھوڑنا اسے بہت ہی مشکل ہوتا ہے۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ محرقہ بھی گو سخت تپ ہے (یعنی ٹائفائیڈ) مگر اس کا علاج کھلا کھلا ہوسکتا ہے۔ لیکن تپ دق (یعنی ٹی بی) جو اندر ہی کھا رہا ہے اس کا علاج بہت مشکل ہے۔ اسی طرح پر یہ باریک اور مخفی بدیاں ہوتی ہیں جو انسان کو فضائل کے حاصل کرنے سے روکتی ہیں۔ یہ اخلاقی بدیاں ہوتی ہیں جو ایک دوسرے کے ساتھ میل ملاپ اور معاملات میں پیش آتی ہیں اور ذرا ذرا سی بات اور اختلاف رائے پر دلوں میں بغض، کینہ، حسد، ریا، تکبر پیدا ہو جاتا ہے اور اپنے بھائی کو حقیر سمجھنے لگتا ہے۔ چند روز اگر نماز سنوار کر پڑھی ہے اور لوگوں نے تعریف کی تو ریا اور نمود پیدا ہو گیا اور وہ اصل غرض جو اخلاص تھی جاتی رہی اور اگر خدا تعالیٰ نے دولت دی ہے یا علم دیا ہے یا کوئی خاندانی وجاہت حاصل ہے تو اس کی وجہ سے اپنے دوسرے بھائی کو جس کو یہ باتیں نہیں ملی ہیں حقیر اور ذلیل سمجھتا ہے۔ اور اپنے بھائی کی عیب چینی کے لئے حریص ہوتا ہے اور تکبر مختلف رنگوں میں ہوتا ہے، کسی میں کسی رنگ میں اور کسی میں کسی طرح سے۔ علماء علم کے رنگ میں اسے ظاہر کرتے ہیں اور علمی طور پر نکتہ چینی کر کے اپنے بھائی کو گرانا چاہتے ہیں۔ غرض کسی نہ کسی طرح عیب چینی کر کے اپنے بھائی کو ذلیل کرنا اور نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ رات دن اس کے عیبوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔ اس قسم کی باریک بدیاں ہوتی ہیں جن کا دُور کرنا بہت مشکل ہوتا ہے اور شریعت ان باتوں کو جائز نہیں رکھتی ہے۔ ان بدیوں میں عوام ہی مبتلا نہیں ہوتے بلکہ وہ لوگ جو متعارف اور موٹی موٹی بدیاں نہیں کرتے ہیں اور خواص سمجھے جاتے ہیں وہ بھی اکثر مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ان سے خلاصی پانا اور مرنا ایک ہی بات ہے (یعنی ان برائیوں سے) اور جب تک ان بدیوں سے نجات حاصل نہ کرے تزکیہ نفس کامل طور پر نہیں ہوتا اور انسان ان کمالات اور انعامات کا وارث نہیں بنتا جو تزکیہ نفس کے بعد خدا تعالیٰ کی طرف سے آتے ہیں۔ بعض لوگ اپنی جگہ سمجھ لیتے ہیں کہ ان اخلاقی بدیوں سے ہم نے خلاصی پالی ہے۔ لیکن جب کبھی موقع آ پڑتا ہے اور کسی سفیہ سے مقابلہ ہو جاوے تو انہیں بڑا جوش آتا ہے اور پھر وہ گند اُن سے ظاہر ہوتا ہے جس کا وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔ اُس وقت پتہ لگتا ہے کہ ابھی کچھ بھی حاصل نہیں کیا اور وہ تزکیہ نفس جو کامل کرتا ہے میسر نہیں۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ تزکیہ جس کو اخلاقی تزکیہ کہتے ہیں بہت ہی مشکل ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا۔ فضل کے جذب کرنے کے لئے بھی وہی تین پہلو ہیں۔ اوّل مجاہدہ اور تدبیر۔ دوم دعا اور سوم صحبت صادقین‘‘۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 210-211 جدید ایڈیشن)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو اس زمانہ کے امام ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہماری اصلاح کے لئے، صحیح راستے پر چلانے کے لئے بھیجا۔ اس زمانہ میں آپ کی کتب ہیں جو اصلاح کے لئے ایک بہت وسیع لٹریچر ہے اور یہ پاک ہونے کا ذریعہ ہے۔ اس کو پڑھنا چاہئے کیونکہ یہ قرآن کریم کی تشریح ہے، وضاحتیں ہیں۔ اب چند دن ہوئے مجھے جرمنی سے ایک خاتون نے لکھا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کے جو احکامات ہیں وہ ان کی تلاش میں تھیں اور انہوں نے بڑی محنت سے جمع کئے ہیں۔ لیکن جو بات انہوں نے لکھی ہے وہ یہ ہے کہ ان احکامات کو تلاش کرنے کے بعد جب مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھتی ہوں تو مجھے لگتا ہے کہ مَیں قرآن کریم کی تفسیر پڑھ رہی ہوں اور جب کتب پڑھنے کے بعد قرآن کریم پڑھتی ہوں تو تب مجھے پتہ لگتا ہے کہ اصل احکامات کی اہمیت کیا ہے اور ان کی گہرائی کیا ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر یہ سمجھ نہیں آتے۔ تو صحبت صادقین کے تعلق میں اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب جو ہمیں مہیا ہیں یہ بہت بڑی نعمت ہے، اس کو بھی جماعت کو بہت پڑھنا چاہئے۔

پھر آپؑ نے فرمایا کہ:

’’درحقیقت یہ گند جو نفس کے جذبات کا ہے اور بداخلاقی، کبر، ریاء وغیرہ صورتوں میں ظاہر ہوتا ہے اس پر موت نہیں آتی جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو اور یہ موادِ ردّیہ جل نہیں سکتے جب تک معرفت کی آگ ان کو نہ جلائے۔ جس میں یہ معرفت کی آگ پیدا ہو جاتی ہے وہ ان اخلاقی کمزوریوں سے پاک ہونے لگتا ہے اور بڑا ہو کر بھی اپنے آپ کو چھوٹا سمجھتا ہے اور اپنی ہستی کو کچھ حقیقت نہیں پاتا۔ وہ اس نور اور روشنی کو جو انوار معرفت سے اسے ملتی ہے اپنی کسی قابلیت اور خوبی کا نتیجہ نہیں مانتا اور نہ اسے اپنے نفس کی طرف منسوب کرتا ہے۔ بلکہ وہ اسے خدا تعالیٰ ہی کا فضل اور رحم یقین کرتا ہے‘‘۔.......... (آگے تفصیل میں فرمایا کہ سب سے زیادہ انبیاء میں یہ بات ہوتی ہے اور اس کے بعد ہر ایک کی اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق)۔.......... فرمایا کہ ’’...... ایسے لوگ ہیں...... جو دو دن نماز پڑھ کر تکبر کرنے لگتے ہیں اور ایسا ہی روزہ اور حج سے بجائے تزکیہ کے ان میں تکبر اور نمود پیدا ہوتی ہے‘‘۔ فرمایا ’’یاد رکھو تکبر شیطان سے آیا ہے اور شیطان بنا دیتا ہے جب تک انسان اس سے دُور نہ ہو۔ یہ قبول حق اور فیضان الوہیت کی راہ میں روک ہو جاتا ہے۔ کسی طرح سے بھی تکبر نہیں کرنا چاہئے۔ نہ علم کے لحاظ سے نہ دولت کے لحاظ سے، نہ وجاہت کے لحاظ سے، نہ ذات اور خاندان اور حسب نسب کی وجہ سے کیونکہ زیادہ تر انہی باتوں سے یہ تکبر پیدا ہوتا ہے اور جب تک انسان ان گھمنڈوں سے اپنے آپ کو پاک صاف نہ کرے گا اُس وقت تک وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک برگزیدہ نہیں ہوسکتا اور وہ معرفت جو جذبات کے موادردّیہ کو جلا دیتی ہے اس کو عطا نہیں ہوتی کیونکہ یہ شیطان کا حصہ ہے، اس کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔ شیطان نے بھی تکبر کیا تھا اور آدم سے اپنے آپ کو بہتر سمجھا اور کہہ دیا کہ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ۔ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍوَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ (الاعراف :13) اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ خدا تعالیٰ کے حضور سے مردُود ہو گیا اور آدم لغزش پر (چونکہ اسے معرفت دی گئی تھی) اپنی کمزوری کا اعتراف کرنے لگا اور خدا تعالیٰ کے فضل کا وارث ہوا۔ وہ جانتے تھے کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے دعا کی رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (الاعراف :24)‘‘۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 211-212 جدید ایڈیشن)

پس حقیقی تزکیہ نفس کے حصول کا یہ نکتہ ہے اور اس سے حقیقی مومن اور شیطان کے پیچھے چلنے والوں میں فرق ظاہر ہوتا ہے کہ شیطان نے تکبر کرتے ہوئے اَنَاخَيْرٌ کا نعرہ لگایا، اپنی بڑائی کی بات کی لیکن آدم نے اس معرفت کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا فرمائی تھی اس نکتہ کو سمجھا اور نہایت عاجزی سے یہ دعا کی کہ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (الاعراف :24) اے ہمارے ربّ! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اگر تو ہمیں نہ بخشے گا اور رحم نہ فرمائے گا تو ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

پس یہ دعا ہے جو آج بھی اللہ تعالیٰ کی وسیع مغفرت کو جذب کرنے والی ہے۔ برائیوں سے بچانے والی اور غلطیوں اور کوتاہیوں سے پردہ پوشی کرنے والی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ہمیشہ اپنے نفسوں کا محاسبہ کرتے رہیں۔ ہر نیک عمل کو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرنے والے ہوں۔ تمام قسم کی برائیوں سے اپنے آپ کو پاک کرنے والے ہوں اور اس کے لئے مسلسل کوشش کرتے رہنے والے ہوں اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی وسیع تر بخشش کے طالب رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

بسم اللّٰہِ الرحمن الرحیم

وَسِّعْ مَكَانَكَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN

M/S ALLADIN BUILDERS

Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman

Contact : Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396

Emal: khalid@alladinbuilders.com

Please visit us at : www.alladinbuilders.com

مضامین اور رپورٹیں بھجوانے کے لئے اس ای میل پر رابطہ کریں

badrqadian@rediffmail.com

فدية الصيام
کے متعلق ضروری معلومات

’’اگر انسان مریض ہو خواہ وہ مرض لاحق ہو یا ایسی حالت میں ہو جس میں روزہ رکھنا یقیناً مریض بنا دے گا جیسے حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت یا ایسا بوڑھا شخص جس کے قویٰ میں انحطاط شروع ہو چکا ہے یا پھر اتنا چھوٹا بچہ جس کے قویٰ نشو ونما پا رہے ہیں تو اسے روزہ نہیں رکھنا چاہئے اور ایسے شخص کو اگر آسودگی حاصل ہو تو ایک آدمی کا کھانا کسی کو دے دینا چاہئے اور اگر یہ طاقت نہ ہو تو نہ سہی ایسے شخص کی نیت ہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کے روزہ کے برابر ہے۔

اگر روک عارضی ہو اور بعد میں وہ دُور ہو جائے تو خواہ فدیہ دیا ہو یا نہ دیا ہو روزہ بہرحال رکھنا ہوگا کیونکہ فدیہ دے دینے سے روزہ اپنی ذات میں ساقط نہیں ہو جاتا بلکہ یہ تو محض اس بات کا بدلہ ہے کہ ان دنوں میں باقی مسلمانوں کے ساتھ مل کر اس عبارت کو ادا نہیں کر سکتا یا اس بات کا شکرانہ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ عبادت کرنے کی توفیق بخشی ہے کیونکہ روزہ رکھ کر جو فدیہ دیتا ہے وہ زیادہ ثواب کا مستحق ہوتا ہے کیونکہ روزہ رکھنے کی توفیق پانے پر خدا تعالیٰ کا شکرانہ ادا کرتا ہے اور جو روزہ رکھنے سے معذور ہو وہ اپنے اس عذر کی وجہ سے بطور کفارہ دیتا ہے۔

آگے یہ عذر دو قسم کے ہوتے ہیں عارضی اور مستقل۔ ان دونوں حالتوں میں فدیہ دینا چاہئے۔ پھر جب عذر دور ہو جائے تو روزہ بھی رکھنا چاہئے۔ غرضیکہ خواہ کوئی فدیہ بھی دے دے لیکن سال دو سال تین سال جب بھی صحت اجازت دے اسے حسبِ استطاعت روزہ رکھنا ہوگا۔ سوائے اس صورت کے کہ پہلے مرض عارضی تھا اور صحت ہونے کے بعد وہ ارادہ کرتا رہا کہ آج رکھتا ہوں کل رکھتا ہوں کہ اس دوران میں اس کی صحت مستقل طور پر خراب ہوگئی تو ایسی صورت میں فدیہ کفایت کرے گا‘‘

(الفضل ۱۰ اگست ۱۹۴۵)

سوال: فدیہ رمضان کس پر واجب ہے۔ کیا بوڑھا۔ ضعیف۔ دائم المریض۔ حاملہ۔ مرضعہ وغیرہ جو آئندہ رمضان تک گنتی پوری کرنے کی توفیق نہ رکھتے ہوں صرف وہی فدیہ دیں یا وہ شخص بھی جو وقتی طور پر بیمار ہو کر چند روزے چھوڑ دینے پر مجبور ہو جاتا ہے اور رمضان کے بعد تندرست ہو کر گنتی پوری کرنے کی توقع رکھتا ہے اور توقع پاتا ہے۔ نیز فدیہ کی مقدار کیا ہے؟

جواب: عام ہدایت یہ ہے کہ انسان روزے بھی رکھے اور اگر استطاعت ہو تو فدیہ بھی دے۔ روزوں کا رکھنا فرض ہوگا اور فدیہ کا ادا کرنا سنت۔ باقی رمضان کے روزوں کا فدیہ اس شخص کیلئے ضروری نہیں جو وقتی طور پر بیمار ہونے کی وجہ سے چند روزے چھوڑ دینے پر مجبور ہو گیا ہو۔ سوائے اس کے کہ وہ روزوں کی قضاء سے پہلے ہی اپنے مولیٰ کو پیارا ہو جائے۔ اس صورت میں اس کے ورثا پر لازم ہوگا کہ یا تو وہ اس کی طرف سے ان روزوں کا فدیہ ادا کریں یا اتنے روزے رکھیں جو اُس کے رہ گئے تھے۔

رمضان کے روزوں کا لازمی فدیہ صرف ایسے ذی استطاعت لوگوں کیلئے ہے جن کے متعلق یہ توقع نہ ہو کہ مستقبل قریب میں ان روزوں کی قضاء کر سکیں گے جیسے بوڑھا ضعیف ہے یا کوئی دائم المریض ہے یا حاملہ اور مرضعہ ہے۔

علامہ ابن رشد بدایۃ المجتہد میں لکھتے ہیں:۔

اَمَّا حُكْمُ الْمُسَافِرِ اِذَا اَفْطَرَ فَهُوَا لْقَضَاءَ بِاتِّفَاقٍ وَكَذٰلِكَ الْمَرِيْضُ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ۔

(بدایۃ المجتہد جلد اوّل صفحہ ۲۰۵)

صاحب اوجز المسالک لکھتے ہیں:۔

’’اَلْحَامِلُ وَالْمُرْضِعُ اِذَا اَفْطَرَتَا مَاذَا عَلَيْهِمَا وَهٰذِهِ الْمَسْئَلَةُ لِلْعُلَمَاءِ فِيْهَا اَرْبَعَةُ مَذَاهِبَ اَحَدُهَا اِنَّهُمَا يُطْعِمَانِ وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِمَا وَهُوَ مَرْوِيٌّ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ‘‘ (اوجز المسالک شرح مؤطا مالک صفحہ ۷ ۳ جلد ۳، بدایۃ المجتہد صفحہ ۱/۲۰۷)

’’وَفِى الْحَدِيْثِ اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلٰوةِ وَعَنِ الْحَامِلِ وَالْمُرْضِعِ الصَّوْمَ‘‘

(ترمذی کتاب الصوم باب الرخصۃ فی الافطار للحبلی والمرضع صفحہ ۱/۸۹)

پس اس اصول کو مدنظر رکھا جائے۔ البتہ امام ابوحنیفہؒ نے اس کا اندازہ گندم کے لحاظ سے نصف صاع (ناپنے کا پیمانہ جس کا حجم ۲ء۷۵۱ لٹر کے مساوی ہوتا ہے جو مساوی ہے ۲۷۵۱ مکعب سنٹی میٹر کے۔ اس حجم کے پیمانہ میں ۲۷۵۱ گرام پانی آتا ہے جو مساوی ہے ۲ سیر ۷۵ تولہ ۱۰ ماشہ ۸۳ء ارتی کے۔ لیکن اس حجم کے پیمانہ میں گیہوں کی جو مقدار آتی ہے وہ مساوی ہے ۲۵ سیر ۲۶ تولہ ۳ ماشہ اور ۷ رتی۔ لہٰذا گیہوں کی مقدار کے اعتبار سے ایک صاع ۲۱۷۳ء۲۹ گرام ۲ سیر ۲۶ تولہ ۳ ماشہ ۱ء۷ رتی نیز ایک صاع ۵۔ ۱/۳ رطل۔ ایک دوسری تحقیق کے مطابق ایک صاع = ۲ سیر ۲۹ تولہ ۶ ماشہ۔

(اسلام کا نظام محاصل صفحہ ۹۸)

یعنی پونے دو سیر کے قریب بیان کیا ہے۔ اور یہ ایک فوت شدہ روزہ کا فدیہ ہوگا جو دو وقت کے کھانے کے لئے کفایت کرے گا۔

یہ ضروری نہیں کہ فدیہ کسی ایسے غریب کو ہی دیا جائے جو روزہ رکھتا ہو۔ اصل مقصد مستحق نادار کو کھانا کھلانا ہے خواہ وہ خود روزہ رکھ سکتا ہو یا کسی عذر کی بناء پر نہ رکھ سکتا ہو۔ اسی طرح فدیہ اُسی پر واجب ہے جو ادا کرنے کی استطاعت رکھتا ہو ورنہ ایک غیر مستطیع کیلئے ندامت، توبہ استغفار۔ دُعا ذکر الٰہی اور خدمت دین کا استلزام کفایت کرے گا۔

دائمی مسافر اور مریض فدیہ دے سکتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے مورخہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۰۷ء کو فرمایا:۔

’’جن بیماروں اور مسافروں کو اُمید نہیں کہ کبھی پھر روزہ رکھنے کا موقع مل سکے مثلاً ایک بہت بوڑھا ضعیف انسان یا ایک کمزور حاملہ عورت جو دیکھتی ہے کہ بعد وضع حمل بسبب بچے کے دودھ پلانے کے وہ پھر معذور ہو جائے گی اور سال پھر اسی طرح گذر جائے گا۔ ایسے شخص کے واسطے جائز ہو سکتا ہے کہ وہ روزہ نہ رکھیں کیونکہ وہ روزہ رکھ ہی نہیں سکتے اور فدیہ دیں۔

فدیہ صرف شیخ فانی یا اُس جیسوں کے واسطے ہو سکتا ہے جو روزہ کی طاقت کبھی بھی نہیں رکھتے۔ باقی اور کسی کے واسطے جائز نہیں کہ صرف فدیہ دے کر روزے کے رکھنے سے معذور سمجھا جا سکے۔ عوام کے واسطے جو صحت پا کر روزہ رکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں صرف فدیہ کا خیال کرنا اباحت کا دروازہ کھولنا ہے‘‘

(فتاویٰ احمدیہ صفحہ ۱۸۳)

سوال: روزے رکھنے کیلئے جسے بطور فدیہ پیسے دیئے ہیں، اُسے پہلے سے کسی اور نے بھی فدیہ کے پیسے دے رکھے ہیں اصل حکم کیا ہے؟

جواب: یہ خیال غلط ہے کہ کسی کو پیسے دے کر روزے رکھوائے جائیں۔ اصل حکم یہ ہے کہ اگر کوئی شخص بوجہ معذوری روزے نہیں رکھ سکتا تو وہ ہر روزہ کے بدلہ کسی مسکین محتاج کو دو وقت کا کھانا کھلائے یا اُس کھانے کی قیمت ادا کرے۔ جس مستحق کو فدیہ دیا گیا ہے اس کیلئے یہ ضروری نہیں کہ اس کے بدلہ میں وہ اس کی طرف سے روزہ بھی رکھے اگر وہ نادار خود بیمار ہے۔ ضعیف العمر ہے یا نابالغ ہے تو وہ روزہ نہیں رکھے گا۔ لیکن اس کے باوجود اپنی محتاجی کے پیش نظر فدیہ لینے کا مستحق ہوگا۔ البتہ جس مستحق کو فدیہ دیا گیا اگر وہ روزے رکھتا ہے تو یہ امر مزید ثواب کا موجب یقیناً ہے لیکن یہ شرط لازم نہیں کہ اس کے بغیر فدیہ ادا ہی نہ ہو۔

جان بوجھ کر روزہ توڑ دینا

جو شخص جان بوجھ کر روزہ توڑ دے وہ سخت گنہگار ہے۔ ایسے شخص پر بغرض توبہ کفارہ واجب ہوگا۔ یعنی پے درپے اُسے ساٹھ روزے رکھنے پڑیں گے یا ساٹھ مسکینوں کو اپنی حیثیت کے مطابق کھانا کھلانا پڑے گا یا ہر مسکین کو دو سیر گندم یا اس کی قیمت ادا کرنی پڑے گی۔ توبہ کے سلسلہ میں اصل چیز حقیقی ندامت ہے جو دل کی گہرائیوں میں پیدا ہوتی ہے اگر یہ کیفیت انسان کے اندر پیدا ہو جائے لیکن اس کو ساتھ روزے رکھنے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی استطاعت نہ ہو تو اسے اللہ تعالیٰ کے رحم اور اس کے فضل پر بھروسہ کرنا چاہئے۔ اس صورت میں استغفار ہی اس کے لئے کافی ہوگا۔ حدیث میں آتا ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور دُہائی دینے لگا۔ یا حضرتؐ میں ہلاک ہو گیا۔ حضور نے فرمایا کہ کس نے تجھے ہلاک کیا ہے؟

اس نے عرض کی کہ حضورؐ روزہ کی حالت میں میں اپنی بیوی کے پاس چلا گیا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا کیا تو غلام آزاد کر سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ پھر حضورؐ نے پوچھا ساٹھ روزے مسلسل رکھ سکتا ہے؟ اس نے عرض کی حضور نہیں اگر ایسا ہو سکتا اور شہوانی جوش روک سکتا تو یہ غلطی ہی سرزد کیوں ہوتی۔ حضورؐ نے فرمایا پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ اُس نے کہا غربت ایسا کرنے سے مانع ہے۔ حضورؐ نے فرمایا تو پھر بیٹھو۔ اتنے میں کوئی شخص ایک ٹوکری کھجوروں کی لے آیا۔ آپ نے فرمایا اُٹھا لے۔ اور اسے مسکینوں کو کھلا دے۔ ٹوکری لے کر عرض کرنے لگا۔ مجھ سے زیادہ اور کون غریب ہوگا۔ مدینہ بھر میں مَیں سب سے زیادہ محتاج ہوں۔ حضورؐ اس کی اس لجاجت پر کھلکھلا کر ہنس پڑے اور فرمایا جاؤ اپنے اہل وعیال کو ہی کھلا دو۔

سوال: ماہ رمضان میں ایک شخص جس کا روزہ نہیں، اپنی ایسی بیوی سے ہمبستری کرتا ہے جس کا روزہ ہے اور وہ خاوند کو بتا بھی دیتی ہے۔ کیا حکم ہے؟

جواب: بیوی کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔ البتہ اگر وہ رضامند نہ تھی تو اس پر بطور سزا کوئی کفارہ نہیں۔ ہاں وہ یہ روزہ دوبارہ رکھے گی اور اگر وہ بھی رضامند تھی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN

M/S ALLADIN BUILDERS

Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman

Contact : Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396

Email: khalid@alladinbuilders.com

Please visit us at : www.alladinbuilders.com

تو وہ کفارہ ادا کرے ساٹھ روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے اور خاوند تو گنہگار ہے ہی اسے توبہ واستغفار اور آئندہ کیلئے اس حرکت سے اجتناب کا پختہ عہد کرنا چاہئے۔اور کفارہ بھی۔

سوال: اگر کوئی شخص شدت پیاس کی وجہ سے روزہ توڑ دے تو کیا اس کو کفارہ ادا کرنا پڑے گا؟

جواب: اگر کوئی شدت پیاس سے مجبور ہو کر روزہ توڑ دے تو اس کیلئے اس روزہ کا قضاء ضروری ہے۔البتہ ایسی صورت میں کفارہ (فدیہ وغیرہ) ضروری نہیں ہوگا۔کفارہ صرف ایسی صورت میں ضروری ہوتا ہے جب کہ انسان بغیر کسی عذر اور مجبوری کے جان بوجھ کر روزہ توڑ دے۔ایسی حالت میں اس کیلئے ضروری ہوگا کہ وہ اس غلطی کا کفارہ ادا کرے یعنی دو ماہ کے متواتر روزے رکھے اور اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

سوال۔خیال تھا کہ آج عید ہے۔صبح آٹھ بجے ناشتہ کر کے عیدگاہ گیا تو معلوم ہوا کہ عید تو کل ہے۔میں نے اسی وقت سے روزہ کی نیت کر لی اور پھر شام تک کچھ نہ کھایا۔کیا میرا روزہ ہو گیا؟

جواب: روزے کیلئے ضروری ہے کہ طلوع فجر سے لیکر غروب آفتاب تک کچھ نہ کھایا جائے اور نیت روزے کی ہو چونکہ دن کے وقت یہ سمجھتے ہوئے کھانا کھا لیا گیا کہ آج روزہ نہیں اسلئے گناہ تو نہیں ہوا لیکن روزہ بھی نہیں ہوا۔اس لئے اس کی قضاء ضروری ہے۔

سوال: کیا روزہ دار کے لئے ہر قسم کا ٹیکہ کروانا منع ہے۔حکومت کی طرف سے جو ٹیکے لگوائے جاتے ہیں۔کیا روزہ دار وہ کرواسکتا ہے؟

جواب: جب اللہ تعالیٰ نے یہ روایت دی ہے کہ اگر کوئی شخص بیمار ہے تو وہ رمضان کے بعد تندرست ہونے پر روزے رکھے۔تو ایسی کونسی مجبوری ہے کہ رمضان میں بیمار ہونے کے باوجود روزے رکھے جائیں۔ٹیکہ لگوانے کی اسی لئے ضرورت پیش آئی ہے کہ ایک شخص بیمار ہے یا ڈاکٹر کے نزدیک بیماری کی روک تھام کیلئے ٹیکہ لگوانا ضروری ہے۔یا حکومت بیماری کے انسداد کیلئے ٹیکہ لگوا رہی ہے اور بعد میں موقع نہیں ملے گا۔ان تمام صورتوں میں روزہ افطار کرنے کی اجازت ہے۔پس روزہ کی حالت میں ٹیکہ لگوانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

یوں مسئلہ کے طور پر جلدی ٹیکہ مثلاً چیچک کے ٹیکہ سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔البتہ انجکشن مثلاً Inter Muscular انٹرامسکولر یا Interavenous انٹراوینس ٹیکہ سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔اسی طرح انیما کرانے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

وہ امور جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا

الف: مسواک خشک و تر۔آنکھوں میں دوائی ڈالنے۔خوشبو سونگھنے، بلغم حلق میں چلے جانے، گرد وغبار حلق میں پڑ جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔سرمہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد ہے۔دن کو لگانا مکروہ ہے۔ (الفضل ۲۸ جولائی ۱۹۱۴ء)

اسی طرح پچھنے لگوانے۔قے کرنے۔معمولی آپریشن کروانے۔خوشبو یا کلوروفارم سونگھنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔البتہ انہیں پسند کیا گیا۔اس لئے اس قسم کی باتیں مکروہ ہیں۔ان کے علاوہ کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا۔خوشبو لگانا۔ڈاڑھی یا سر میں تیل لگانا۔بار بار نہانا۔آئینہ دیکھنا۔مالش کرانا۔پیار سے بوسہ لینا۔اس میں سے کوئی فعل بھی منع نہیں۔نہ ان سے روزہ ٹوٹتا ہے۔اور نہ ہی مکروہ ہوتا ہے۔اسی طرح جنابت کی حالت میں اگر نہانا مشکل ہو تو نہائے بغیر کھانا کھا کر روزہ کی نیت کر سکتا ہے۔

سوال: روزے کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ استعمال کرنے یا زخم پر ٹنکچر آیوڈین لگانے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ٹوتھ پیسٹ غیر پسندیدہ ہے البتہ سادہ برش کرنا۔کلی کرنا جائز ہے۔اسی طرح بیرونی اعضاء پر ٹنکچر کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔

سوال: نسوار سے روزہ ٹوٹتا ہے یا نہیں؟

جواب: روزہ کی حالت میں نسوار ڈالنا مکروہ اور ناپسندیدہ ہے۔

روزہ کی حالت میں بھول کر کچھ کھا لینا

اگر یاد نہ رہے اور بھولکر انسان کچھ کھا پی لے تو اس کا روزہ علی حالہ باقی رہے گا۔اور کسی قسم کا نقص اس کے روزے میں واقع نہیں ہوگا۔بلکہ ایسی صورت میں بہتر ہے کہ اگر کوئی بھول کر کھانے پینے لگ جائے تو پاس کے لوگ اسے یاد نہ دلائیں۔کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے کھلا پلا رہا ہے۔پھر انہیں کیا ضرورت پڑی ہے کہ وہ اس میں روک ثابت ہوں۔حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"اِذَا اَکَلَ الصَّائِمُ نَاسِیًا اَوْشَرِبَ نَاسِیًا فَاِنَّمَا ھُوَرِزْقٌ سَاقَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ وَلَا قَضَاءَ عَلَیْهِ وَلَا کَفَّارَةَ" (دارقطنی کتاب الصوم صفحہ ۲۳/۷ باب الشھادۃ علی رویۃ الھلال نیل الاوطار صفحہ ۲۰۶/۴)

یعنی کوئی روزہ دار بھول کر کھا پی لے تو اُسے پریشان نہیں ہونا چاہئے۔یہ رزق تھا جو اللہ تعالیٰ نے اُسے دیا نہ اُس پر قضاء ہے نہ کفارہ ہے۔البتہ اگر کوئی شخص غلطی سے روزہ توڑ بیٹھے مثلاً روزہ یاد تھا لیکن یہ سمجھ کر روزہ کھول لیا کہ سورج ڈوب گیا ہے بعد میں معلوم ہوا کہ ابھی تو سورج غروب نہیں ہوا۔تو ایسی صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا اور اس کی قضاء ضروری ہوگی لیکن اس غلطی کی وجہ سے نہ وہ گنہگار ہے اور نہ اس پر کوئی کفارہ ہے۔

سوال: کیا کسی حادثہ میں مریض کو خون دینے سے خون دینے والے روزہ دار کا روزہ ٹوٹ جائے گا؟

جواب: صرف خون دینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن چونکہ ایسا کرنے سے کمزوری ہو جاتی ہے اسلئے روزہ کھول دینا چاہئے۔خون دینا چونکہ انسانی جان کی حفاظت کیلئے بعض اوقات ضروری ہے اور روزہ تو بعد میں بھی رکھنے کی اجازت ہے اور خدا تعالیٰ نے یہ رعایت دی ہے اس لئے خون دینا چاہئے۔اور جو شخص محض روزے کے عذر پر اس انسانی خدمت سے محروم ہوتا ہے وہ کوئی نیکی کا کام نہیں کرتا۔

سوال: رمضان المبارک کے چھوٹے ہوئے روزے رمضان کے بعد مسلسل یا وقفہ کر کے رکھے جاسکتے ہیں؟

جواب: اگر سفر یا بیماری کی وجہ سے رمضان کے روزے رہ گئے ہوں تو بعد میں انہیں پورا کرنا ضروری ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ وہ مسلسل رکھے جائیں۔وقفہ وقفہ کے بعد بھی رکھے جاسکتے ہیں خواہ ایک ایک کر کے رکھے۔

غیر معمولی علاقوں میں روزوں کے اوقات

مبلغ سکنڈے نیویا کو وکیل التبشیر صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فتویٰ بھجوایا۔

ا۔"ایسے ملک کے لئے یہی حکم ہے کہ بارہ گھنٹے کا روزہ رکھیں۔سورج کے نکلنے اور غروب ہونے کا انتظار نہ کریں۔کھولنے اور سحری کے اوقات مقرر کر لیں۔اسی طرح نماز کے۔یہ وہ تشریح ہے جو خود رسول اللہ علیہ وسلم نے کی ہے"۔

(بحوالہ ۲۹۶۰ مورخہ ۲۷-۸-۵۷ء فائل دینی مسائل)

۲۔"رمضان کے مہینے میں دُنیا کے تمام مسلمانوں کو خواہ وہ کسی گوشہ میں رہتے ہوں ایک وقت میں روزے رکھنے کا حکم ہے۔وہ صبح کو پو پھٹنے سے پہلے کھانا کھاتے ہیں اور پھر سارا دن سورج کے ڈوبنے تک نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں۔سورج ڈوبنے کے بعد صبح تک انکو کھانے پینے کی اجازت ہوتی ہے......

یہ روزے تمام ایسے ممالک میں جہاں دن ۲۴ گھنٹے سے کم ہے اور جہاں رات اور دن ۲۴ گھنٹے کے اندر الگ الگ وقتوں میں ظاہر ہوتے ہیں۔اس شکل میں ہے جو اُوپر بیان کی گئی ہے لیکن جن ملکوں میں رات اور دن ۲۴ گھنٹوں سے لمبے ہو جاتے ہیں ان علاقوں میں رہنے والوں کیلئے صرف وقت کا اندازہ کرنے کا حکم ہے" (دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ ۴۵۵)

(ماخوذ از فقہ احمدیہ حصہ اول)

☆☆☆☆☆

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
تمام احباب جماعت کو صد سالہ خلافت جوبلی مبارک!
الفضل جیولرز
پتہ : صرافہ بازار سیالکوٹ پاکستان
طالب دُعا: عبدالستار 0092-321-8613255 ☆عمیر ستار 0092-321-6179077

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
047-6215747

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

سوائن (Swine) انفلوئنزا

(ڈاکٹر شمیم احمد۔لندن)

سوائن فلوسانس کی بیماری ہے جسے ہاگ فلو(Hog Flu) یا پِگ فلو(Pig Flu) بھی کہا جاتا ہے۔اس بیماری کی وجہ ایک وائرس ہے جو سؤروں میں پایا جاتا ہے اور اس قسم کے وائرس کو سوائن انفلوئنزا وائرس یاSIV بھی کہا جاتا ہے۔بعض لوگوں کواس کے نام ''سوائن فلو'' پراعتراض ہے کیونکہ صرف سؤر ہی اس کا محرک نہیں بلکہ یہ وائرس پرندوں، گھوڑوں، کتوں اور انسانوں میں بھی پایا جا سکتا ہے۔اس لئے یہ وائرس کبھی برڈ فلو، ڈاگ فلو یا ہارس فلو کی شکل میں بھی ظاہر ہوتا رہتا ہے۔بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اسے ''میکسیکن فلو'' یا ''نارتھ امریکن فلو'' کا نام دینا چاہیے کیونکہ یہ ان ملکوں میں ظاہر ہوا ہے۔

وائرس

قبل اس کے کہ سوائن فلو کے بارہ میں کچھ کہا جائے بہتر ہوگا کہ سمجھا جائے کہ وائرس کیا ہوتا ہے اور وہ کیسے بیماریاں پھیلانے کی طاقت رکھتا ہے۔بہت سی بیماریاں مختلف قسم کے جراثیم سے پھیلتی ہیں۔زیادہ تر بیماریاں بیکٹیریا اور وائرس کی وجہ سے پھیلتی ہیں۔بیکٹیریا ہر جگہ پائے جاتے ہیں مثلاً پانی، مٹی اور ہوا میں۔بیکٹیریا جسم میں بڑے ہوتے ہیں اور عام خوردبین سے دیکھے جاسکتے ہیں۔بیکٹیریا عام طور پر ایک مکمل خلیہ یا Cell کی طرح ہوتے ہیں اور جسم میں داخل ہونے کے بعد مناسب ماحول ملنے پر خود بخود بڑھنا شروع کردیتے ہیں اور مختلف قسم کی اقسام کی بیماریوں کا باعث بن جاتے ہیں۔تپ دق اور نمونیہ بیکٹیریا سے پھیلتے ہیں۔

وائرس بیکٹیریا کے مقابلہ میں بہت چھوٹا ہوتا ہے اور عام خوردبین سے اسے دیکھا نہیں جا سکتا بلکہ صرف الیکٹرانک خوردبین کی مدد سے دیکھا جا سکتا ہے۔وائرس کی بناوٹ بیکٹیریا سے مختلف ہوتی ہے کہ یہ ایک مکمل خلیہ کی طرح نہیں ہوتا بلکہ اس میں تھوڑا سا جینیاتی مواد ہوتا ہے اور اس لئے اس کی افزائش کے لئے لازمی ہے کہ وہ کسی حیوانی جسم میں داخل ہوکر اپنی خوراک حاصل کرے اور دوسرے خلیات کے ساتھ مل کر ہی اس کی افزائش ہوسکتی ہے۔اس لئے وائرس دوسرے خلیات میں داخل ہو کر ان کے Enzymes یا کیمیاوی مادوں کے ساتھ مل کر اپنے نامکمل جینیاتی نظام کو مکمل کرسکتا ہے اور پھر بہت جلد بڑھنا شروع کردیتا ہے اور بہت تیزی سے نئے وائرس تیار ہوجاتے ہیں۔جن خلیات میں وائرس داخل ہوکر بڑھنا شروع کردیتے ہیں وہ خلیات بہت جلد بیکار ہوکر پھٹ جاتے ہیں۔اس طرح نئے پیدا شدہ وائرس دوسرے خلیات پر حملہ کرنا شروع کردیتے ہیں اور انہیں بھی ناکارہ بنادیتے ہیں۔جب بہت سے خلیات بے کار ہوجاتے ہیں تو بیماری کے آثار ظاہر ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔وائرس بہت تیزی سے پھیلنے کی خاصیت رکھتے ہیں اور بعض دفعہ بہت تباہ کن بیماریاں پھیلا کر بے شمار اموات کا باعث بن سکتے ہیں۔جراثیم کش ادویات یعنی Antibiotics وائرس پر اثر انداز نہیں ہوتیں۔صرف ویکسین ان پر اثر انداز ہوسکتی ہیں اور ان کے خلاف جسم میں قوتِ مدافعت پیدا کرسکتی ہیں۔وائرس اس لئے بھی مہلک ثابت ہوسکتے ہیں کہ بعض دفعہ وہ اپنی ماہیت اور ساخت بدل لیتے ہیں جن کے خلاف جسم میں دفاع کی صلاحیت پیدا نہیں ہوسکتی اور اس طرح وہ بڑی تیزی کے ساتھ بیماریاں پھیلا سکتے ہیں۔عام موسمی فلو، چکن پاکس اور ایڈز وائرس سے ہی پھیلتے ہیں۔

انسانی فلو وائرس کی تین اقسام ہیں۔انفلوئنزا وائرس اے، بی اور سی۔انفلوئنزا وائرس A عام طور پر سؤروں میں بھی پایا جاتا ہے لیکن وائرس C بہت کم پایا جاتا ہے۔انفلوئنزا وائس B سؤروں میں نہیں پایا گیا۔ان سب وائرسز کی لیبارٹری میں شناخت کی جاسکتی ہے۔

سوائن فلو

سوائن فلو عام طور پر امریکہ کے مغربی علاقوں، میکسیکو، کینیڈا، ساؤتھ امریکہ کے ممالک، یورپ بشمول انگلستان، اٹلی اور سویڈن، کینیا، چین، جاپان اور تائیوان اور مشرقی ایشیا کے ممالک میں پایا جاتا ہے۔سوائن فلو عام طور پر انسانوں میں نہیں پایا جاتا لیکن جو لوگ سؤروں کی دیکھ بھال کرتے ہیں انہیں سوائن فلو ہونے کا خطرہ ہوتا ہے خاص طور پر جو ایک لمبا عرصہ تک یہ کام کرتے رہتے ہیں۔اگر وائرس میں ایسی تبدیلی آچکی ہو جو سؤروں اور انسانوں دونوں کو متاثر کرسکے تو انسان بھی اس کا شکار ہوسکتے ہیں اور یہ فلو ایک انسان سے دوسرے انسان کو لگ سکتا ہے۔

2009ء میں ظاہر ہونے والا فلو ''سوائن فلو'' کہلایا گیا ہے مگر حقیقت میں یہ سوائن فلو نہیں۔اصل میں انفلوئنزا وائرس A کی ایک قسم ہے جسے H1N1 کا نام دیا گیا ہے جو صرف سؤروں سے نہیں منتقل ہوا بلکہ اس کا ایک حصہ انسانی فلو وائرس اور ایک حصہ برڈ فلو یعنی پرندوں کے وائرس سے اور دو حصے سؤروں کے فلو وائرس سے مرکب ہوکر یہ ایک نئی قسم کا وائرس بن گیا ہے۔یہ وائرس بڑی آسانی سے ایک انسان سے دوسرے انسانوں میں منتقل ہونے کی خاصیت رکھتا ہے جو ساری دنیا کے لئے ایک بہت بڑا خطرہ بن سکتا ہے۔

انفلوئنزا وائرس اے اور اس کی دوسری اقسام مثلاً H1N1,H1N2,H3N1,H3N2,H2N3 فلو پھیلا سکتے ہیں۔ان میں سے وائرس کی بعض قسمیں عام طور پر دنیا میں پھیلتی رہتی ہیں۔1998ء میں امریکہ کے سؤروں میں H1N1 قسم کا وائرس زیادہ پایا جاتا تھا مگر بعد میں H3N2 زیادہ تعداد میں پایا گیا۔یاد رہے کہ H1N1 وہی وائرس ہے جو عام طور پر ہر موسم میں فلو پھیلاتا رہتا ہے مگر اس دفعہ والا یہ وائرس انسانوں، پرندوں اور سؤروں تینوں کو متاثر کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

سوائن فلو کی تاریخ

1918-1919ء میں سپین میں انسانی فلو نے بڑی تباہی مچائی تھی۔اس وقت تقریباً 50 ملین لوگوں کی اموات ہوئیں تھیں۔کہا جاتا ہے کہ موجودہ H1N1 وائرس 1918ء کے سپین کے وائرس کی نسل میں سے ہے جو نہ صرف سؤروں میں منتقل ہوا بلکہ انسانوں میں بھی بیسویں صدی میں وقتاً فوقتاً ظاہر ہوکر فلو پھیلاتا رہا۔یہ کہا جاتا ہے کہ سؤروں سے براہِ راست انسانوں میں یہ وائرس عام طور پر منتقل نہیں ہوتا۔2005ء تا 2008ء امریکہ میں صرف بارہ افراد کو اس قسم کا فلو ہوا۔

فلو وائرس میڈیکل سائنس کے لئے ایک عجوبہ اور چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔یہ لگاتار اپنی ماہیت اور خاصیت بدلتا رہتا ہے اور انسانی جسم کی قوتِ مدافعت کو بڑی آسانی سے دھوکہ دینے کی اہلیت رکھتا ہے۔جب انسان پر فلو وائرس حملہ کرتا ہے تو اس کے جسم میں وائرس کے خلاف antibodies پیدا ہو جاتی ہیں جو قوت مدافعت کا کام کرتی ہیں۔جب وہی وائرس دوبارہ انسانی جسم میں داخل ہوتا ہے تو وہ antibodies اس وائرس کو ناکارہ بنا دیتی ہیں اور اس کے بداثرات سے محفوظ کردیتی ہیں۔بعض دفعہ وائرس ہر دو یا تین سال کے بعد اپنی ماہیت تبدیل کر لیتے ہیں اور جب تبدیل شدہ صورت میں انسان پر حملہ کرتے ہیں تو اس کے خلاف انسانی جسم میں قوتِ مدافعت نہ ہونے کی وجہ سے وہ بیماری کا شکار ہوجاتے ہیں۔بعض دفعہ تبدیل شدہ وائرس اتنی شدت سے حملہ کرتا ہے کہ وہ جسم کے نظامِ مدافعت کو بالکل ناکارہ بنا کر رکھ دیتا ہے اور اس کی وجہ سے بڑے پیمانے پر تباہی پھیلتی ہے۔سپین کے فلو کے وقت میں یہی ہوا کہ پہلے دور میں فلو کا حملہ اتنا تباہ کن نہیں تھا مگر اس کے دوسرے دور نے بڑے وسیع پیمانے پر تباہی پھیلا کر رکھ دی۔

1957ء میں ''ایشین فلو'' نے امریکہ میں 45 ملین لوگوں کو متاثر کیا اور ستر ہزار سے زائد اموات ہوئیں اور دنیا بھر میں بیس لاکھ لوگ لقمہ اجل بن گئے۔1968-1969ء میں ہانگ کانگ فلو نے بھی بڑی تباہی مچائی۔1976ء میں بھی سوائن فلو ظاہر ہوا اور پانچ سو امریکی فوجی اس کا شکار ہوئے مگر جلد ہی سوائن فلو ختم ہوگیا۔امریکہ میں اس کے بعد بھی سوائن فلو کے اکاّ دکاّ واقعات ہوتے رہے ہیں مگر جلد ہی ختم بھی ہوجاتے رہے ہیں۔ان سب واقعات میں انسانوں نے سؤروں سے بیماری پکڑی مگر ایسی نہ تھی کہ انسانوں سے انسانوں میں منتقل ہوسکے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ 2009ء میں جو فلو میکسیکو میں ظاہر ہوا ہے کیا وہ پہلے فلو کے واقعات سے مختلف ہے اور کیا یہ زیادہ تباہی پھیلانے والا وائرس ہے۔اس پر تحقیق ہو رہی ہے مگر حتمی نتیجہ سامنے نہیں آیا۔ہوسکتا ہے کہ جو وائرس میکسیکو میں ظاہر ہوا ہے وہ عام قسم کی بجائے ایک مختلف قسم کا مرکب وائرس ہو۔یہ بھی ہوسکتا ہے کہ میکسیکو کا وائرس اپنی خاصیت کے لحاظ سے بالکل ہی مختلف ہو۔ایک یہ بھی خیال ہے کہ جو لوگ میکسیکو میں اس وائرس سے متاثر ہوئے ہیں انہوں نے علاج کے لئے بہت دیر سے رجوع کیا ہو۔

میکسیکو میں ظاہر ہونے والا فلو پہلی دفعہ ایک ایسے ٹاؤن میں ظاہر ہوا ہے جس کا نام La Gloria ہے۔مارچ تا اپریل اس فلو نے وہاں کے ساٹھ فیصد افراد کو متاثر کیا ہے۔اس ٹاؤن کے پاس ہی سؤروں کا ایک بہت بڑا فارم ہے جہاں ہر سال دس لاکھ سؤروں کی پرورش اور ان کی خرید و فرخت کی جاتی ہے۔خیال کیا جاتا ہے کہ سؤروں کے اس فارم سے فلو وائرس کا آغاز ہوا ہے گو اس کے مالکان اس بات سے انکار کرتے ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ وہ ہر سال تمام سؤروں کو ویکسین لگاتے ہیں۔اس کے بعد میکسیکو سٹی اور پھر امریکہ میں بھی لوگ اس سے متاثر ہوئے ہیں۔مارچ تا اپریل 2009ء میں میکسیکو اور امریکہ میں ایک ہزار فلو کے مریضوں کی تشخیص کی جاچکی ہے۔

6 مئی 2009ء کی اطلاع کے مطابق دنیا بھر میں 22 ممالک اس فلو سے متاثر ہو چکے ہیں اور 1516 افراد کی تشخیص سے ثابت ہو چکا ہے کہ انہیں سوائن فلو ہوگیا ہے۔اب تک تیس اموات اس فلو سے ہوچکی ہیں۔انگلستان میں 32 افراد میں ثابت ہو چکا ہے کہ وہ اس فلو کا شکار ہوچکے ہیں۔

کیا سوائن فلو کو روکا جا سکتا ہے؟

یہ سوال ہر ایک کے ذہن میں پیدا ہو رہا ہے۔ہوائی سفر کے اس دور میں جب کہ دنیا بہت حد تک سمٹ چکی ہے یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ اب اس کی روک تھام بہت مشکل ہے۔ورڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کا خیال ہے کہ ہوائی سفر کی پابندیوں کے باوجود اس وائرس کو پھیلنے سے روکنا مشکل ہے۔اگر سفر سے آنے والوں کا معائنہ بھی کیا جائے تو تب بھی مشکل ہوگا کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اس وقت ان پر وائرس حملہ کر چکا ہو مگر ابھی فلو کے آثار ظاہر نہ ہوئے ہوں۔بہر حال یہ پریشان صورتِ حال ہے اور حکومتوں کے لئے ایک بہت بڑا مسئلہ۔

سوائن فلو کی علامات

فلو عام طور پر سانس کی بیماری ہے اور اس کی علامات وہی ہیں جو عام موسمی فلو کی شکل میں ہوتی ہیں مثلاً چھینکوں کا آنا، ناک کا بہنا، گلے میں خراش کی شکایت، کھانسی اور ہلکا سا بخار کا ہونا۔اس کے علاوہ بھوک کی کمی، سر درد، تھکاوٹ اور جسم میں ہلکی ہلکی دردوں کا ہونا بھی ظاہر ہوسکتا ہے۔2009ء کے فلو میں متلی، قے اور اسہال بھی علامتوں کے طور پر ظاہر ہوئے ہیں۔یہ بات لازمی طور پر یاد رکھنی چاہئے کہ ہر کسی میں مندرجہ بالا علامات کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ اسے سوائن فلو ہوگیا ہے۔

باقی مضمون صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں

بھارت کی مختلف جماعتوں میں ہفتہ قرآن مجید کا بابرکت انعقاد

راجوری زون:۔راجوی زون کی درج ذیل جماعتوں نے 1 تا 7 جولائی ہفتہ قرآن منعقد کیا۔جس میں تلاوت ونظم کے بعد قرآن مجید کے تعلق سے مختلف عناوین پر تقاریر ہوئیں۔

۱۔ **ارتال:** جماعت احمدیہ ارتال نے ہفتہ قرآن مجید مکرم عبد الباسط صاحب معلم ارتال کی نگرانی میں منعقد کیا۔ ہفتہ قرآن کی شروعات روزانہ اجتماعی تلاوت بعد نماز فجر سے ہوئی۔ بعد نماز عصر تقاریر ہوئیں۔ مقررین کے نام اس طرح ہیں مکرم عبد الباسط صاحب معلم، مکرم قمر احمد صاحب بھٹی، صدر جماعت احمدیہ اور عزیزم نقیب احمد۔ آخری دن تواضع کا بھی انتظام کیا گیا۔

۲۔**دھری رلیوٹ:** دھری رلیوٹ میں مکرم الطاف حسین صاحب مبلغ سلسلہ کی نگرانی میں ہفتہ قرآن کا انعقاد ہوا۔ روزانہ بعد نماز عصر مسجد احمدیہ دھری رلیوٹ میں جلسہ منعقد ہوتا رہا اس میں درج ذیل مقررین نے تقاریر کیں۔ مکرم عبد الجبار صاحب متعلم جامعہ احمدیہ، مکرم نبیل احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ، مکرم الطاف حسین صاحب مبلغ سلسلہ نیز خاکسار اور آخر میں ایک کوئز کا پروگرام رکھا گیا جس میں بچوں سے قرآن کریم کے متعلق سوالات کئے گئے۔

۳۔**کالابن:** کالابن میں مکرم مولوی محمود احمد صاحب پردیسی کی نگرانی میں ہفتہ قرآن کا انعقاد عمل میں آیا ہر روز بعد نماز فجر اجتماعی تلاوت کا اہتمام کیا گیا اور بعد نماز ظہر تقاریر کے ذریعہ قرآن کریم کے فضائل۔ حضرت مسیح موعودؑ کے قرآن کریم کے بارہ میں ارشادات اور قرآن کریم کے نزول کے متعلق احباب جماعت کو بتایا گیا اس پروگرام میں جامعہ احمدیہ کے طلباء جو اس وقت موسمی تعطیلات میں گھر آئے ہوئے تھے نے حصہ لیا،

لورکوٹ: لورکوٹ میں مکرم مولوی مبارک احمد ساجد صاحب کی نگرانی میں ہفتہ قرآن کا انعقاد ہوا۔ ہر روز بعد نماز مغرب جلسہ ہوا۔ آخر میں قرآن کریم کے متعلق سوال وجواب کی محفل کا بھی انعقاد کیا گیا اور دعا کے ساتھ یہ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔

۵۔**چارکوٹ:** مکرم مولوی نثار احمد ساجد کی سرکردگی میں ہفتہ قرآن کا انعقاد ہوا۔ ہر روز بعد نماز عصر جلسہ ہوا جس میں درج ذیل مقررین نے تقاریر فرمائیں۔ مکرم مولوی نثار احمد ساجد صاحب مکرم مولوی شبیر احمد بھٹی صاحب عزیزم عبد الباسط صاحب اور عزیزم رضوان احمد اور بعض دیگر احباب جماعت۔

۶۔**ھموسان و سنگلی کوٹ:** جماعت احمدیہ ہموسان وسنگلی کوٹ کا مشترکہ ہفتہ قرآن مکرم مولانا عبد الحفیظ صاحب مبلغ سلسلہ کی نگرانی میں منایا گیا۔ ہر روز بعد نماز عصر مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ ہموسان کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ مقررین کے اسماء یہ ہیں:۔

مکرم مولوی عبد الحفیظ صاحب مبلغ سلسلہ۔ مکرم عبد الحفیظ صاحب معلم سلسلہ سنگلی کوٹ، مکرم محمود احمد صاحب پرویز۔ زونل زعیم انصار اللہ مکرم ظہور احمد صاحب صدر جماعت ہموسان دُعا کے بعد یہ روحانی پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔

راجوری زون کی جماعتوں میں پندرہ روزہ تربیتی کیمپ

بتاریخ 25 جون تا 9 جولائی راجوری زون کی درج ذیل جماعتوں کو اپنا پندرہ روزہ تربیتی کیمپ لگانے کی توفیق ملی جس میں انصار، خدام اطفال، لجنہ وناصرات نے شرکت کی۔

(۱) **راجوری:** میں خاکسار کی زیرنگرانی تربیتی کیمپ منعقد کیا گیا۔ کلاسوں میں بچوں کو قرآن کریم، چہل حدیث اور مختلف قسم کے دینی مسائل سے آگاہی کروائی گئی۔ کیمپ کا اختتام خاکسار کی زیر صدارت منعقد جلسہ سے ہوا اس میں بچوں کے مقابلے کروائے گئے۔ دُعا کے ساتھ کیمپ اختتام پذیر ہوا۔

(۲)**ارتال:** تربیتی کیمپ مکرم مولوی عبد الباسط صاحب معلم ارتال کی سرپرستی میں منعقد ہوا۔ بچوں کو قرآن کریم دینی معلومات اور اسلام کی بنیادی معلومات سے آگاہی کروائی گئی۔ مکرم قمر احمد بھٹی صاحب کی زیر صدارت ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس میں بچوں کے مقابلہ جات کروائے گئے۔ دُعا کے بعد یہ روحانی کیمپ اپنے اختتام کو پہنچا۔

(۳)**لورکوٹ:** اس کیمپ میں قرآن کریم ودیگر بنیادی امور کی آگاہی کروائی گئی نیز بعض حدیثیں اور حضرت مسیح موعودؑ کے قصائد زبانی یاد کروائے گئے۔ علمی مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔ یہ روحانی پروگرام مکرم مولوی مبارک احمد ساجد کی سرپرستی میں ہوا۔

(۴)**کالابن:** کیمپ میں شمولیت اختیار کرنے والے افراد کو قرآن کریم اور حدیث نیز دوسری دینی معلومات سے آگاہی کی گئی آخر میں مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔ یہ پروگرام مولوی محمود احمد کی سرپرستی میں ہوا۔

(۵)**چارکوٹ:** جماعت احمدیہ چارکوٹ کا کیمپ مکرم نثار احمد صاحب ساجد معلم سلسلہ چارکوٹ کی زیر نگرانی منعقد ہوا۔ اس میں شامل ہونے والوں کو دینی مسائل اور قرآنی دعائیں یاد کروائی گئیں۔ آخر میں مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔ دعا کے ساتھ یہ کیمپ اختتام پذیر ہوا۔

(۶)**دھری رلیوٹ:** دھری رلیوٹ میں مکرم مولوی الطاف حسین صاحب مبلغ سلسلہ اور مولوی بشیر محمود صاحب معلم کی نگرانی میں کیمپ کا انعقاد ہوا۔ شاملین کیمپ کو قرآن کریم کی آخری سورتیں بعض چھوٹی چھوٹی حدیثیں نیز بعض مسائل ضروریہ سے آگاہی کروائی گئی اس کے ساتھ ساتھ بچوں میں مسابقت کی روح پیدا کرنے کیلئے ان کو بعض تقاریر ونظمیں یاد کروا کر کیمپ کے آخر میں مقابلہ جات کروائے گئے۔

(۷)**لوھارکہ:** لوہارکہ میں مکرم مولوی طاہر احمد صاحب تنویر کی سرپرستی میں تربیتی کیمپ کا انعقاد ہوا۔ شاملین کیمپ کو قرآن کریم کی بعض دعائیں اور آخری سورتیں نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قصائد زبانی یاد کروانے کے ساتھ ساتھ اور وضو کے مسائل کی آگاہی بھی کروائی گئی۔

(۸) **ھموسان وسنگلی کوٹ:** جماعت احمدیہ ہموسان میں ہموسان اور سنگلی کوٹ کا مشترکہ تربیتی کیمپ مکرم مولانا عبد الحفیظ صاحب مبلغ سلسلہ کی سرپرستی میں منعقد ہوا۔ شاملین کیمپ کو قرآن کریم کی دعائیں چہل حدیث نیز حضرت مسیح موعود کے قصائد زبانی یاد کروائے گئے۔ آخر میں ایک تربیتی جلسہ کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ ہموسان نے فرمائی اور عبد الحفیظ صاحب مبلغ سلسلہ نے قرآن کریم کی فضیلت اور اس کے احکامات کو مضبوطی سے پکڑنے کے بارہ میں جماعت کو نصائح کیں۔ دعا کے ساتھ یہ روحانی کیمپ اختتام پذیر ہوا۔ (شوکت علی مبلغ سلسلہ راجوری)

درخواست دُعا

☆......مکرم مولوی ایچ ناصر الدین صاحب سرکل انچارج کا ماریڈی اپنے اور اپنے اہل اعیال کی دینی و دنیاوی ترقیات، بچوں کے روشن مستقبل، صحت وعمر میں برکت عطا ہونے نیز جملہ پریشانیوں کے ازالہ کیلئے دُعاء کی درخواست کرتے ہیں۔ (اعانت بدر ۲۰۰ روپے)

☆......مکرم عارف احمد صاحب خان عادل آباد اپنے اور اپنے اہل اعیال کی دینی و دنیاوی ترقیات اور جملہ پریشانیوں کے دور ہونے کیلئے دُعاء کی درخواست کرتے ہیں۔

☆......مکرم عرفان اللہ صاحب ابن بشارت اللہ صاحب مرحوم اپنی اعلیٰ تعلیم وصحت وسلامتی والی درازی عمر کیلئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

☆......جملہ افراد اپنی دینی و دنیاوی ترقیات وصحت وسلامتی والی درازی عمر پانے کیلئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (۱) مکرم نجم علی صاحب بلارشاہ، (۲) افتخار احمد صاحب سرکل انچارج بلارشاہ (۳) فضل عمر صاحب بلارشاہ، (۴) منور علی صاحب ابن علی صاحب۔ (۵) مکرم بی بشیر احمد صاحب بلارشاہ۔ (منیجر بدر قادیان)

اعلان نکاح

☆......خاکسار کی بھانجی عزیزہ حامدہ نسرین بنت مکرم جناب نور محمد شاہ صاحب ساکن چھڑاک محلّہ ڈاکخانہ وضلع بھدرک صوبہ اڑیسہ کا مکرم شیخ اعجاز احمد صاحب مبلغ سلسلہ ولد مکرم جناب شیخ مبارک احمد صاحب ساکن وڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ کے ساتھ مورخہ ۲۰۰۹۔۷۔۱۹ بروز اتوار بمقام بھدرک رختصانہ عمل میں آیا۔ محترم جناب مولوی معراج علی صاحب نے مبلغ ۳۵۱۲۵ روپے حق مہر پر اعلان نکاح کیا۔ اعانت بدر مبلغ یک صد روپے۔ (شیخ ہارون رشید۔ مبلغ انچارج صوبہ بہار)

☆......مکرم مولوی پیار الاسلام صاحب معلم سلسلہ بلارشاہ کا نکاح عزیزہ عشرت پروین بنت مکرم عبد الحمید صاحب ساکن بلارشاہ صوبہ مہاراشٹر کے ساتھ مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی افتخار احمد صاحب نے پڑھایا۔ (منیجر بدر قادیان)

☆......محترمہ صباحت پروین صاحب بنت محترم محمد احمد گلبرگی ساکن یادگیر کا نکاح مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ولد ایم عبد الحمید صاحب ساکن سورب کرناٹک کے ساتھ مورخہ ۲۷ رمئی ۲۰۰۹ کو جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان نے مسجد اقصیٰ قادیان میں مبلغ بیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ (محمود احمد گلبرگی یادگیر)

قارئین بدر سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ رشتوں کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور مثمر بثمرات حسنہ کا موجب بنائے۔

اعلان ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مکرم نسیم احمد ملک صاحب آف شکاگو کو پہلی بیٹی کے چار سال بعد بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام ”نائل احمد“ تجویز کیا گیا ہے۔ عزیزم نومولود حضرت مولانا ظہور حسین صاحب سابق مبلغ روس وبخارا مرحوم کا پڑپوتا اور مکرم الحاج ظفر کریم ملک صاحب آف ڈیفنس لاہور کا پوتا اور مکرم عبد الشکور صاحب گلبرگ لاہور کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیز نومولود کو نیک صالح اور خادم دین، خلافت کا فدائی اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ اعانت بدر 200 روپے۔ (ادارہ بدر)

☆☆☆☆

تحریک جدید اور ماہ رمضان المبارک میں چار مُناسبتیں

بانیٔ تحریک جدید سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ۴؍نومبر ۱۹۳۸ء کو مسجد اقصیٰ قادیان میں ارشاد فرمودہ خطبہ جمعہ میں تحریک جدید اور ماہ رمضان المبارک کی چار اہم مناسبتوں یعنی سادہ زندگی، مشقت کی عادت، استقلال اور دعا پر بصیرت افروز پیرائے میں روشنی ڈالنے کے بعد فرمایا:

’’یہ چار بڑی بڑی مناسبتیں رمضان کی تحریک جدید سے ہیں اور یہ چار مناسبتیں تحریک جدید کی رمضان سے ہیں۔ پس اگر تم رمضان سے فائدہ اُٹھانا چاہتے ہو تو تحریک جدید پر عمل کرو اور اگر تحریک جدید کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہو تو روزوں سے صحیح رنگ میں فائدہ اُٹھاؤ۔ تحریک جدید یہی ہے کہ سادہ زندگی بسر کرو اور محنت و مشقت اور قربانی کا اپنے آپ کو عادی بناؤ۔ یہی سبق رمضان تمہیں سکھانے کے لئے آتا ہے۔ پس جس غرض کے لئے رمضان آیا ہے اس غرض کے حاصل کرنے کی جدوجہد کرو......ہر شخص کو کوشش کرنی چاہئے کہ اس کا رمضان تحریک جدید والا ہو اور تحریک جدید رمضان والی ہو۔ رمضان ہمارے نفس کو مارنے والا ہو اور تحریک جدید ہماری روح کو تازگی بخشنے والی ہو۔ پس جب میں نے کہا ہے کہ رمضان سے فائدہ اُٹھاؤ تو دراصل میں نے تمہیں یہ سمجھایا ہے کہ تم تحریک جدید کے اغراض و مقاصد کو رمضان کی روشنی میں سمجھو۔ اور جب میں نے کہا کہ تحریک جدید کی طرف توجہ کرو تو دوسرے لفظوں میں مَیں نے تمہیں یہ کہا ہے کہ تم ہر حالت میں رمضان کی کیفیت اپنے اوپر وارد رکھو۔ اور صحیح قربانی اور مسلسل قربانی کی اپنے اندر عادت ڈالو۔ جو رمضان بغیر سچی قربانی کے گزر جاتا ہے وہ رمضان نہیں اور جو تحریک جدید بغیر روح کی تازگی کے گزر جاتی ہے وہ تحریک جدید نہیں.....آج میں نے چاہا کہ تمہیں تحریک جدید کے اصول کی طرف توجہ دلا دوں اور بتا دوں کہ بغیر ان اصولوں کو اختیار کئے وہ فوائد حاصل نہیں ہو سکتے جن فوائد کو حاصل کرنے کے لئے ہم کھڑے ہوئے ہیں.....جب تک انسان کسی کام کی حکمت نہیں سمجھتا، اُس کے دل میں بشاشت پیدا نہیں ہوتی، اُس وقت تک انسان اللہ تعالیٰ کے انوار کو بھی جذب نہیں کر سکتا....‘‘

(تحریک جدید۔ ایک الٰہی تحریک جلد اوّل صفحہ ۵۸۲ تا ۵۸۴)

تحریک جدید اور رمضان المبارک کی ان چار گہری مناسبتوں کو ملحوظ رکھ کر مخلصین جماعت کا شروع سے ہی یہ تعامل چلا آ رہا ہے کہ وہ ہر سال ماہِ رمضان کے وسط تک اپنے وعدہ جات چندہ تحریک جدید کی صدی فی صد ادائیگی کر کے اللہ تعالیٰ کے افضال و انوار کو جذب کرنے کی حتی المقدور کوشش کرتے ہیں۔ پس اب جبکہ ہم اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ایک بار پھر بے شمار آسمانی رحمتوں اور برکتوں کے حامل اس ماہِ مقدس میں بہت جلد قدم رکھنے والے ہیں بطور یاددہانی جملہ مجاہدین تحریک جدید بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اپنی شاندار جماعتی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے ابھی سے اپنی کمرِ ہمت کس لیں۔ ۱۵؍ماہ رمضان المبارک یعنی مورخہ ۶؍ستمبر تک اپنے واجبات تحریک جدید کی مکمل ادائیگی کر کے اس ماہِ سعید کے غیر معمولی افضال و انوار سے مستفیض ہونے کے ساتھ ساتھ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مقبول دعاؤں سے بھی وافر حصہ پانے کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جملہ امراء، صدران جماعت اور سرکل انچارج صاحبان سے بھی گزارش کی جاتی ہے کہ براہِ مہربانی اپنی اپنی جماعتوں کے صدی فی صد ادائیگی کنندگان کی فہرستیں ۶؍ستمبر سے پہلے پہلے بذریعہ ڈاک اور ۱۱؍ستمبر تک بذریعہ فیکس وکالت مال تحریک جدید قادیان کو بھجوانے کی زحمت فرمائیں تا تمام جماعتوں کی یکجائی فہرست بروقت مرتب ہو کر ۲۹ رمضان المبارک کی اجتماعی دعا کے لئے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کی جا سکے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ خیرًا۔ (وکیل المال تحریک جدید قادیان)

درخواست دُعا

مکرم محمد لطیف صاحب شاکر آف لندن اپنی و اہلیہ مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ کی صحت و تندرستی جملہ پریشانیوں کے ازالہ اسی طرح بیٹی و داماد کی دینی و دنیاوی ترقیات اور جملہ رشتہ داروں کی صحت و تندرستی کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (سید بشارت احمد قادیان)

ارشاد نبویؐ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان :2248-5222

2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ ۱۴؍فروری ۲۰۰۹ء بروز ہفتہ قبل از نماز ظہر مسجد فضل لندن کے باہر درج ذیل تفصیل سے نماز جنازہ پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر: مکرمہ سروری بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ محمد ابراہیم صاحب مرحوم مورخہ ۷؍فروری ۲۰۰۹ء کو کینیڈا میں بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت شیخ کریم اللہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔ دعا گو، پردہ کی پابند نیک خاتون تھیں۔ دو کمسن بچوں کو لے کر اسٹیشن کی طرف روانہ ہوئیں وہاں بھی مخالفین نے پیچھا کیا اور گلا دبانے کی کوشش کی لیکن آپ ثابت قدم رہیں۔ آپ کے کئی قریبی عزیزوں کو راہ مولیٰ میں شہادت کا اعزاز پانے کی توفیق ملی۔ جن میں مکرم پروفیسر ڈاکٹر مبشر احمد شیخ صاحب شہید آف کراچی آپ کے بیٹے، شیخ بشیر احمد صاحب شہید داماد اور شیخ رفیق احمد صاحب شہید اور شیخ سعید احمد صاحب شہید نواسے تھے۔ پسماندگان میں چھ بیٹیاں اور دو بیٹے سوگوار چھوڑے ہیں۔

جنازہ غائب: (۱) مکرم چوہدری پیر محمد صاحب (واقف زندگی) سابق اکاؤنٹنٹ تحریک جدید فارمز سندھ مورخہ ۱۰؍نومبر ۲۰۰۸ء کو ۹۴ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نیک، مخلص اور منکسر المزاج انسان تھے۔ نہایت ایماندار مشہور تھے۔ خلافت کے ساتھ محبت اور اخلاص کا تعلق رکھتے تھے۔ آپ نے نور نگر سندھ میں زعیم انصار اللہ اور صدر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ بعد میں ربوہ منتقل ہو گئے۔ موصی تھے اور مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔

(۲) مکرمہ عائشہ بیگم صاحبہ بیوہ مکرم محمد اسماعیل صاحب آف چک سکندر ضلع گجرات مورخہ ۷؍فروری ۲۰۰۹ء کو بعارضہ فالج لمبی علالت کے بعد CMH کھاریاں میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ عبادت گزار، اور صابر و شاکر نیک مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ کے ایک بیٹے مکرم ناصر احمد صاحب ۲۰۰۳ء سے اسیر راہ مولیٰ ہیں جنہیں جیل میں اپنی والدہ کی میت کا دیدار کروایا گیا۔ بیٹے کی اسیری کا طبیعت پر بہت اثر تھا مگر بہادری کے ساتھ حالات کا مقابلہ کیا اور سب عزیزوں کو تسلی دیتی رہیں۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ چار بیٹیاں اور دو بیٹے سوگوار چھوڑے ہیں۔ سب بچے خدا کے فضل سے شادی شدہ ہیں۔

(۳) مکرم برادر عبدالرحمٰن صاحب آف امریکہ مورخہ ۳؍فروری ۲۰۰۹ء کو ۹۹ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ۱۹۳۷ء میں بیعت کی۔ آپ کی کاوشوں سے Baltimore میں مشن ہاؤس خریدا گیا۔ آپ احمدیت کے شیدائی تھے۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور باقاعدگی سے چندہ ادا کیا کرتے تھے۔ پیرانہ سالی کے باوجود جماعتی پروگراموں میں شرکت کرتے تھے۔

(۴) مکرم ماسٹر محمد یونس صاحب صدر جماعت ناصر آباد سٹیٹ سندھ مورخہ ۵؍فروری ۲۰۰۹ء کو ۵۳ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نیک، دعا گو، ملنسار اور ہر دلعزیز تھے۔ پنجوقتہ نمازوں کے ساتھ تہجد کا بھی التزام کرتے تھے۔ نہایت صابر شاکر اور خدمت خلق کے جذبے سے سرشار تھے۔ خلافت کے ساتھ محبت اور اخلاص کا تعلق رکھتے اور خلفاء کی طرف سے جاری تحریکات اور جماعت کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ زعیم انصار اللہ اور اپنی جماعت کے صدر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا اور پانچ بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔

(۵) مکرم عبدالکریم صاحب آف ربوہ مورخہ ۹؍اکتوبر ۲۰۰۸ء کو ۹۷ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نیک، مخلص اور ایماندار تھے۔ چندوں میں باقاعدہ اور جماعتی پروگراموں میں معذور ہونے کے باوجود شوق سے شامل ہوا کرتے تھے۔ قیام پاکستان سے قبل حفاظت کے لئے پہرہ دیتے رہے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ مکرم عبدالمجیب شاہد (ریٹائرڈ مربی سلسلہ) کے والد تھے۔

(۶) مکرم تنویر احمد ملک صاحب آف دولمیال ۲۸-۲۹ دسمبر ۲۰۰۸ء کی درمیانی شب ۴۰ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نیک، مخلص، ملنسار اور ہر ایک کے ساتھ محبت و پیار کے ساتھ پیش آتے تھے۔ غیروں میں بھی بہت اچھے تعلقات اور رابطے تھے۔ نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ محبت اور عقیدت رکھتے تھے۔ مالی قربانیوں اور جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ آپ قائد ضلع مجلس خدام الاحمدیہ چکوال اور جماعت احمدیہ چکوال کی ضلعی مجلس عاملہ کے رکن تھے۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹی اور والدہ سوگوار چھوڑی ہیں۔

(۷) مکرمہ نمود سحر رفعت صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری طارق احمد صاحب مورخہ ۲۸؍اگست ۲۰۰۸ء کو ۳۱ سال کی عمر میں زچگی کے آپریشن کے بعد بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نیک، مخلص، بہت با اخلاق اور جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

فہرست نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۷؍مارچ ۲۰۰۹ء بروز منگل بوقت ۱۱ بجے صبح۔ بمقام مسجد فضل لندن درجہ ذیل تفصیل سے نماز جنازہ پڑھائیں۔

نماز جنازہ حاضر: مکرمہ عشرت منان صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالمنان صاحب مرحوم ۱۲؍مارچ ۲۰۰۹ء کو ۶۸ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نیک اور دعا گو خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ والہانہ محبت رکھتی تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ مکرم عبداللطیف صاحب المعروف بھٹے والا ربوہ کی بہو تھیں۔

نماز جنازہ غائب: (۱) مکرمہ زہرا غفور صاحبہ اہلیہ حضرت مولانا ابوالبشارت عبدالغفور صاحب مرحومؓ مبلغ سلسلہ مورخہ ۲۸؍فروری کو واشنگٹن میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت میاں فضل محمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہو تھیں۔ آپ تعلق باللہ میں ایک مثالی وجود تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عاشق تھیں۔ خلفائے احمدیت کے ساتھ والہانہ لگاؤ تھا اور سلسلہ کی خاطر ہر قربانی کے لئے ہر وقت کمر بستہ رہتی تھیں۔ ایک دفعہ آپ کے شوہر نے آپ کو سونے کے کڑے بنوا کر دیئے۔ آپ نے ابھی انہیں پہنا بھی نہ تھا کہ حضرت مصلح موعودؓ کی طرف سے کوئی تحریک ہوئی تو آپ نے وہ کڑے بلا توقف حضورؓ کی خدمت میں پیش کر دیئے۔ اسی طرح منارۃ المسیح کی تعمیر میں بھی مالی قربانی پیش کرنے کی توفیق پائی۔ غریبوں کی ہمدرد، تہجد گزار، تلاوت قرآن کریم اور نمازوں کی پابندی کرنے والی نیک خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ کے ایک داماد مکرم ملک محمد اکرم صاحب آجکل گلاسگو میں بطور مبلغ سلسلہ خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(۲) مکرمہ زہرہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا عبدالمنان شاہد صاحب مرحوم مربی سلسلہ مورخہ ۱۶؍فروری ۲۰۰۹ء کو کراچی میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے اپنے واقف زندگی شوہر کے ساتھ ساری زندگی نہایت اخلاص اور سادگی سے گزاری۔ مرحومہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، ہمدرد، بااخلاق اور تقویٰ شعار خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ مکرم عبدالحلیم شاہد صاحب مربی سلسلہ ضلع کوئٹہ کی والدہ تھیں۔

(۳) مکرم عبدالعزیز بھٹی صاحب کچھ عرصہ قبل وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تقسیم ہند سے پہلے حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کو باغبانی کا کورس کروایا۔ ۱۹۸۳ء تک تین خلفاء کے ادوار میں سندھ کی زمینوں پر باغبان رہے۔ مرحوم تہجد گزار اور پُر جوش داعی الی اللہ تھے۔ آپ انتھک محنتی، دیانتدار اور مہمان نواز تھے۔ خلافت کے ساتھ والہانہ محبت اور اخلاص کا تعلق رکھتے تھے۔ اپنی اولاد کو بھی خلافت کے ساتھ چمٹے رہنے کی نصیحت فرماتے۔ واقفین زندگی کے ساتھ نہایت محبت اور احترام سے پیش آتے۔ آپ کے دو بیٹے مکرم حافظ عبدالرحمان صاحب اور مکرم حافظ عبدالحئی صاحب مربی سلسلہ ہیں۔ مکرم عبدالمومن طاہر صاحب انچارج عربک ڈیسک آپ کے داماد ہیں۔

(۴) مکرم عبدالرحمٰن دہلوی صاحب آف ٹورانٹو۔ کینیڈا مورخہ ۲؍فروری ۲۰۰۹ء کو ۹۹ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت ڈاکٹر عبدالرحیم دہلوی صاحبؓ کے بیٹے تھے۔ ۱۹۵۸ء سے ۱۹۸۰ء تک صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں خدمت سرانجام دیتے رہے۔ ۱۹۸۲ء میں بیٹے کے پاس کینیڈا چلے گئے اور وفات تک وہیں مقیم رہے۔ مرحوم پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، دعا گو، نہایت سادہ مزاج، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مالی قربانی میں بھی ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ ۱۹۹۲ء میں اپنی تجہیز و تکفین کے لئے جمع کی ہوئی رقم مسجد بیت الاسلام کی تعمیر کے فنڈ میں دے دی تھی۔ آپ صاحب علم اور پُر جوش داعی الی اللہ بھی تھے۔ مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ مرحوم آپ کی ہی تبلیغ سے احمدی ہوئے تھے۔

(۵) مکرمہ عالم بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ابراہیم بھامبڑی مورخہ ۳۰؍نومبر ۲۰۰۸ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تقویٰ شعار، ملنسار اور خدمت گزار خاتون تھیں۔ ساری زندگی بڑی سادگی اور پر وقار طریقہ سے بسر کی۔ ایم ٹی اے کے پروگرام بڑی باقاعدگی سے دیکھتی تھیں اور مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

(۶) مکرم پروفیسر ڈاکٹر ربّ نواز مجوکہ صاحب مورخہ ۱۷؍دسمبر ۲۰۰۸ء کو ۸۷ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ باوفا، سلسلہ کا درد رکھنے والے غیرت مند اور خلافت کے فدائی وجود تھے۔ اپنی جماعت میں لمبا عرصہ تک سیکرٹری مال کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ آپ کو قرآن کریم کی تفسیر پر عبور حاصل تھا اور بہت اچھے مقرر تھے۔ جلسہ سالانہ امریکہ میں بھی تقاریر کا موقعہ ملا۔ پسماندگان میں اہلیہ محترمہ نعیمہ درد صاحبہ کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(۷) مکرمہ سدرہ ارم صاحبہ بنت مکرم سمیع اللہ بھٹی صاحب مورخہ ۲۶؍جنوری ۲۰۰۹ء کو ۲۳ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ مخلص، دیندار، خلافت کی اطاعت گذار اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی نیک خاتون تھیں۔

(۸) مکرمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر محمد بشیر صاحب مرحوم ۱۷؍فروری ۲۰۰۹ء کو چند دن بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ سلسلہ کا درد رکھنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ قریباً پندرہ سال تک اپنے حلقہ کی صدر رہیں اور بخوبی اس ذمہ داری کو نبھاتی رہیں۔ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم عبدالرزاق بٹ صاحب مربی سلسلہ کی ہمشیرہ تھیں اور مکرم مرزا حفیظ احمد صاحب کارکن دفتر امیر صاحب یو کے کی خالہ تھیں۔

(۹) مکرمہ آنسہ مظفر صاحبہ بنت مکرم شیخ مظفر احمد آف اوکاڑہ ۱۹؍جنوری ۲۰۰۹ء کو کار ایکسیڈنٹ میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نیک اور دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی مخلص خاتون تھیں۔ ۱۰ سال سے صدر لجنہ اوکاڑہ کے طور پر خدمت سرانجام دے رہی تھیں۔ ایک جماعتی میٹنگ کے سلسلہ میں لاہور گئی ہوئی تھیں اور واپسی پر یہ حادثہ پیش آیا۔

(۱۰) مکرم عدنان مسعود لون صاحب ابن مکرم مسعود احمد لون صاحب آف جونڈہ کا مورخہ ۵؍نومبر کو دل کا آپریشن ہوا جس سے آپ صحتیاب نہ ہو سکے اور ۱۷ دسمبر ۲۰۰۸ء کو بعمر ۲۲ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ موصی تھے۔ بڑے خوش اخلاق، ملنسار اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے مخلص نوجوان تھے۔

(۱۱) مکرمہ شمیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب آف ربوہ، گزشتہ دنوں ۵۲ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم چوہدری فضل احمد صاحب افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی ہمشیرہ تھیں۔

(۱۲) مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ بنت مکرم صوفی عبدالقدیر بدوملہوی صاحب درویش قادیان مورخہ ۵؍فروری ۲۰۰۹ء کو بعارضہ قلب وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ ایک نیک سیرت، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

(۱۳) مکرم محمد یعقوب صاحب ابن مکرم لال دین صاحب آف مرید کے مورخہ ۱۳؍دسمبر ۲۰۰۸ء کو ۷۸ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ جماعت سے والہانہ محبت اور اخلاق کا تعلق رکھنے والے نیک انسان تھے۔ جماعتی جلسوں اور پروگراموں میں بڑے ذوق وشوق سے حصہ لیتے اور ہر قسم کی قربانی کے لئے ہمیشہ تیار رہتے تھے۔ خدمت خلق کے تحت ہر سال شیخوپورہ کی مسجد میں قادیان جانے والے احباب کے ویزا فارم پُر کرنے کی ڈیوٹی بہت شوق اور محنت سے ادا کرتے تھے۔ آپ مکرم محمد یوسف شاہد صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت ربوہ کے والد تھے۔

(۱۴) مکرمہ امۃ المجید صاحبہ اہلیہ مکرم حاجی منظور احمد صاحب مرحوم مورخہ ۷؍فروری ۲۰۰۹ء کو امریکہ میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نیک اور متقی خاتون تھیں۔ آپ موصیہ تھیں۔

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ ۱۹؍مارچ ۲۰۰۹ء بروز جمعرات قبل نماز ظہر بمقام مسجد فضل لندن درج ذیل تفصیل سے نماز جنازہ پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر: مکرمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالغنی صاحب مرحوم مورخہ ۱۷؍مارچ ۲۰۰۹ء کو ۸۵ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ قادیان سے ہجرت کے بعد احمد نگر آ کر آباد ہوئیں اور وہاں صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو حضرت اماں جان کی خدمت کا بھی موقعہ ملا۔ ۱۹۷۴ء میں یو کے آ کر ہیز کے علاقہ میں رہائش رکھی۔ نہایت نیک، دعا گو اور خلافت سے گہرا تعلق رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب: مکرم ملک عطاء محمد خان صاحب سابق صدر جماعت چنند ضلع چکوال۔ کچھ روز قبل وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے ۱۹۳۹ء میں سلور جوبلی جلسہ کے موقعہ پر ۱۸ سال کی عمر میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی سعادت پائی۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ متقی، دعا گو، تہجد گزار اور مخلص انسان تھے۔ آپ نے ۱۹۵۲ء سے لے کر ۱۹۹۸ء تک لمبا عرصہ اپنی جماعت کے صدر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی اور وہاں مسجد کی بنیاد بھی رکھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلافت کے ساتھ ان کو والہانہ لگاؤ تھا اور خلیفۂ وقت کی ہر تحریک پر ہمیشہ لبیک کہتے تھے۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ ۱۹۵۸ء میں جب احرار کی تحریک اٹھی تو بعض مناظروں میں بھی شریک ہوتے رہے۔ مرحوم موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

2 Bed Rooms Flat

Independant House, All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : **Deco Builders**

Shop No, 16, EMR Complex
Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202
Mob: 09849128919
09848209333
09849051866
09290657807

بقیہ خطاب حضور انور از صفحہ 16

کی مہم چل رہی ہے اور فیصل آباد کے علاقہ لاکھیاں والا میں پولیس کی موجودگی میں کلمہ مٹایا گیا ہے۔ یاد رکھو! جب خدا اپنا انتقام لیتا ہے تو ایسے لوگوں کو دنیا اور آخرت میں تباہ و برباد کردیتا ہے۔ فرمایا ان قانون کے پاسبانوں کو تو ہم اس لئے نہیں روکتے کہ ہم اسلام کی تعلیم کے خلاف حکومتی اداروں سے ٹکرا کر ملک میں بد امنی پھیلانا نہیں چاہتے لیکن ان نام نہاد دین کے ٹھیکے داروں سے کوئی احمدی نہ کبھی پہلے ڈرا ہے اور نہ آئندہ ڈرے گا۔

فرمایا: جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ جب انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوتے ہیں تو وہ قربانیاں کرتے ہیں اور انکے ماننے والے بھی قربانیاں کرتے ہیں اور یہی قربانیاں آج ہمیں بھی دینی ہوں گی۔ یہ سلسلہ ان کی منہ کی پھونکوں سے رک نہیں سکتا۔ اور یہ مخالفت کا سلسلہ اب صرف پاکستان میں ہی نہیں بلکہ دنیا کے بعض اور ملکوں میں بھی پھیل چکا ہے۔ اور یہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کی دلیل ہے۔ چاہے پوری دنیا ہماری مخالف ہو جائے لیکن نہ تو یہ مخالفت ہمارے پائے استقلال کو ہلا سکتی ہے اور نہ ہی ہم کو زمانے کے امام کے پیغام کو دنیا تک پہنچانے سے روک سکتی ہے۔ آنے والی مخالفتوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

مجھے کیا معلوم ہے کہ کون کون سے ہولناک بادیہ درپیش ہیں۔ جو میرے ہیں وہ مجھ سے جدا نہیں ہوسکتے ہیں نہ مصیبتوں کے آنے سے، نہ لوگوں کے سبّ و شتم سے اور نہ کسی آسمانی اور زمینی ابتلاء سے اور نہ کسی آزمائش سے۔ فرماتے ہیں کہ اگر تم صدق اور ایمان پر قائم رہو گے تو فرشتے تمہارے ساتھ ہوں گے اور خدا کی مدد تمہارے شامل حال ہوگی۔

فرمایا یہ وہ تعلیم ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں دی کہ الٰہی جماعتوں کو مخالفتیں سہنی پڑتی ہیں لیکن الٰہی جماعتیں ان مخالفتوں کی وجہ سے تبلیغ سے نہیں ڈرتیں۔ پس اپنے عہد بیعت کو نبھاتے ہوئے تبلیغ کے میدان میں کود پڑو۔ اگرچہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ تبلیغ کرے لیکن قرآن مجید میں ایک خاص گروہ کا بھی ذکر فرمایا ہے جو پہلے تعلیم حاصل کرتا ہے پھر اس تعلیم کو آگے پہنچاتا ہے۔ فرمایا: وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُوْلٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (ال عمران:۱۰۵)

یعنی اور چاہئے کہ تم میں سے ایک جماعت ہو وہ بھلائی کی طرف بلاتے رہیں اور اچھی باتوں کی تعلیم دیں اور بری باتوں سے روکیں اور یہی ہیں وہ جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

اسی طرح فرمایا: وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِى الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ۔ (توبہ:۱۲۲)

یعنی پس ایسا کیوں نہیں ہوتا کہ ان میں سے ایک گروہ نکل کھڑا ہوتا کہ وہ دین کا فہم حاصل کریں اور وہ اپنی قوم کو خبردار کریں جب وہ ان کی طرف واپس لوٹیں تاکہ شاید وہ (ہلاکت سے) بچ جائیں۔

فرمایا پہلے تو یہ ایک عمومی ذمہ داری ہے ہر ایمان لانے والے کی کہ وہ خیر جس سے اسے حصہ ملا ہے اس خیر کو آگے پہنچائے اور کسی خوف کو آڑے نہ آنے دے، بے شک حکمت سے کام کرے کیونکہ حکمت اور موعظہ حسنہ مخالفت کو ٹھنڈا بھی کردیتے ہیں۔

فرمایا: دنیا کی ایک بہت بڑی آبادی امن کی تلاش میں ہے۔ لیکن چونکہ ہر ایک احمدی پورا علم نہیں رکھتا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ایک گروہ کی ذمہ داری لگادی ہے کہ وہ پہلے تعلیم حاصل کرے پھر دنیا تک اس تعلیم کو پہنچائے۔ پس ہر احمدی نوجوان جو خود کو دین کے لئے پیش کرتا ہے اس کو یاد رکھنا چاہئے کہ اُس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کو دنیا میں پھیلانے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جو عہد باندھا ہے، جان چلی جائے تو چلی جائے لیکن اس میں کمی نہیں آنے دینی۔ ان کا کام ہے کہ اپنی جان لڑا کر بھی دنیا کو آگ کے گڑھے سے بچائیں۔ ہمارے مربیان اور مبلغین کا کام ہے کہ اس علم کو جو اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا فرمایا ہے اسے کما حقہ بروئے کار لائیں۔ جماعت نے ان کو اس قابل بنایا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس خاص فوج میں شامل ہوجائیں جو حضور علیہ السلام کی صف اوّل کے مجاہد ہیں۔ اسی طرح اپنوں کی تربیت بھی مربیان کا کام ہے تاکہ وہ کمزوریاں دور ہوتی رہیں جو کسی قسم کی محرومی کا باعث بنتی ہیں۔ فرمایا وہ وقت قریب نظر آرہا ہے کہ جب فوج درفوج لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوں گے۔ اس لئے اس وقت کے آنے سے پہلے کام کریں۔ وہ نوجوان جو دنیا کے مختلف جامعات میں تعلیم حاصل کررہے ہیں وہ اپنے جائزے لیں اور عہد کریں کہ ہر ایک نے دین کے مقابل کسی دنیاوی خواہش کو روک نہیں بننے دینا۔ ان کے سامنے ان کے بزرگوں کے نمونے ہونے چاہئیں۔ ان کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے صحابہ کے نمونے ہونے چاہئیں۔

آج بھی بھاری تعداد میں ایسے واقفین ہیں جن کی قربانیاں قدر کی نگاہ سے دیکھے جانے کے لائق ہیں لیکن کسی بھی واقفِ زندگی کی طرف انگلی اٹھے تو یہ مناسب نہیں۔ بعض کو اعتراض کی عادت ہوتی ہے لیکن ایک واقف زندگی کا ایسا نمونہ ہو کہ اس پر اعتراض کرنے کی کسی کو ہمت نہ ہوسکے۔ نیکیوں کی طرف دعوت دینے کیلئے ضروری ہے کہ خود بھی نیک عمل ہو۔ پس دین کا علم رکھنے والوں کو بہت زیادہ فکر کرنی چاہئے اور محبت پیار، وسعت حوصلہ اور عاجزی سے سب تکلیفیں برداشت کرنے کی عادت ڈالنی چاہئے۔ انکی گھریلو زندگی جنت نظیر ہو۔ اس میں ایک واقف زندگی کی بیوی کا بہت بڑا دخل ہے اس لئے ایک واقف زندگی کی بیوی کو اپنے خاوند سے وہ نہیں مانگنا چاہئے جو تکلیف مالایطاق ہو۔ اس کے لئے خدا تعالیٰ کی مدد کی ضرورت ہے۔ اور دعائیں کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں وہ بات کرنے کی توفیق عطا فرمائے جس پر پہلے ہم خود عمل کریں اور ہر احمدی کو اپنے نیک نمونے قائم کرنے چاہئیں۔ ہر فرد جماعت کو یاد رکھنا چاہئے کہ وہ جماعت کا سفیر ہے۔

قرآن مجید میں جو یہ فرمایا گیا کہ بعض لوگ ایسے ہوں جو تفقہ فی الدین کریں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ طوطے کی طرح رٹ لیں بلکہ دینی معاملات میں غور و فکر کی عادت ڈالنی ہوگی اور اس کیلئے مطالعہ اور دعا کی ضرورت ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے دینی علم حاصل کرکے اور دعاؤں کی مدد سے مشرق مغرب اور شمال جنوب میں اسلام کی تعلیم کو پھیلایا تھا اور اس کیلئے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے در پر دھونی رما کر بیٹھ گئے تھے۔ ایسے صحابہؓ کے واقعات واقفین زندگی کو خصوصًا اور احباب جماعت کو عمومًا یاد رکھنے چاہئیں۔ جوں جوں ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے دور جارہے ہیں ہمیں خاص کوشش کرکے معرفت الٰہی کے راستے تلاش کرنے چاہئیں۔ اس تعلق میں شہد کی مکھی کی خصوصیات کو یاد رکھنا چاہئے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ فرمایا شہد کی مکھی عمومًا میدان عمل میں مرتی ہے۔ اسی طرح اس کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ مادہ مکھیاں انڈے نہیں دیتیں اس لئے کہ وہ یہ سمجھتی ہیں کہ یہ ملکہ کا حق ہے۔ انسان کو خدا تعالیٰ نے اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ اس لئے اسے ان خصوصیات کو بھی بدرجہ اولیٰ یاد رکھنا چاہئے۔

فرمایا ایک عالم کو باوجود علم ہونے کے اپنے علم کو خلیفۂ وقت کے ہی تابع رکھنا چاہئے اور اگر کوئی ذوقی نکتہ ذہن میں آئے بھی تو خلیفۂ وقت ہی کی خدمت میں اسے پیش کرنا چاہئے اور اگر وہ اسے قبول کرلے تو اس کو پھیلانا چاہئے۔ ورنہ اس نکتہ کی کوئی وقعت نہیں۔ پس تفقہ فی الدین کا مطلب یہ ہے کہ جو بھی تفقہ تم کرو وہ خلیفہ وقت کے تابع رہ کر کرو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ سب مسلمانوں کو جمع کرو علیٰ دین واحدٍ اس کا یہ مطلب ہے کہ تمام دینوں کا خاتمہ کرکے ایک ہی دین پر جمع کرو۔ بے شک ذوقی نکات نکلتے رہیں گے لیکن پھیلائے وہی جائیں گے جو خلافت سے نکلیں گے۔

فرمایا: اسی طرح شہد کی مکھی کی ایک خاصیت یہ ہے کہ وہ ملکہ کی حفاظت کیلئے ہر وقت چوکس رہتی ہے۔ پس ہر فردِ جماعت کا فرض ہے کہ وہ ہر وقت حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے اس نمونہ کو اپنے سامنے رکھے۔ جنہوں نے جنگ احد کے موقع پر اپنا ہاتھ کٹوا لینا منظور کرلیا لیکن آنحضرت ﷺ کی حفاظت کی خاطر آپ کے چہرہ کے آگے سے اپنا ہاتھ نہیں ہٹایا۔ آج اسی چہرہ کی حفاظت ہمارا فرض ہے۔ تم سمجھو کہ تمہارے ہاتھ کے پیچھے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا چہرہ ہے اور اس کی حفاظت کی ذمہ داری تمہاری ہے اور یہ تب ہوگا جب ہر احمدی اپنی نمازوں کی حفاظت کرے گا اور اپنے اعمال پر نظر رکھے گا۔

فرمایا: شہد کی مکھی کی ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ وہ شہد کے حصول کیلئے دو دو ہزار میل کا سفر طے کرجاتی ہے۔ پس جب کہ ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم بہترین اُمّت ہیں اور زمانے کے امام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے عاشق صادق کی ہم نے بیعت کی ہے کہ تو ہمارا کس قدر فرض بنتا ہے کہ ہم اپنے ماحول میں دور دور تک محنت کے ساتھ اس پیغام کو پہنچائیں۔ اب دنیا کی بقا اس پیغام کو قبول کرنے میں ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے عطا فرمایا۔ آج کل جو زلزلے اور آفات دنیا میں آرہے ہیں مسیح محمدیؑ کے پیغام کو مان کر مسلمان ان سے محفوظ ہوسکتے ہیں۔ پس یہ پیغام دنیا تک پہنچانے کی ضرورت ہے کہ توبہ کروگے تو بچائے جاؤگے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جب انہوں نے اپنی قوم کو عذاب کی خبر دی اور قوم نے گریہ وزاری کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بچالیا۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْىِ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ۔

(سورہ یونس:۹۹)

ترجمہ: پس کیوں یونس کی قوم کے سوا ایسی کوئی بستی والے نہیں ہوئے جو ایمان لائے ہوں اور جن کو اُن کے ایمان نے فائدہ پہنچایا ہو۔ جب وہ ایمان لائے تو ہم نے ان سے اس دنیوی زندگی میں ذلت کا عذاب دور کردیا اور انہیں ایک مدّت تک سامانِ معیشت عطا کیا۔

پس انکار کا عذاب انہیں پر آتا ہے جو توبہ نہیں کرتے۔ توبہ کرنے سے عذاب ٹل جاتا ہے۔ آج دنیا کو یہ بات بتانے کی ضرورت ہے کہ اگر وہ مختلف قسم کے عذابوں سے امن میں آنا چاہتے ہیں تو انہیں توبہ و گریہ وزاری کرنی ہوگی۔ یہ زمانہ آنحضرت ﷺ کے معجزات کا زمانہ ہے جس کو آگے مسیح محمدیؑ نے دنیا میں پھیلایا ہے۔ پس آؤ! مسیح محمدی کی جماعت میں شامل ہوکر پیار و محبت سے دنیا کے دل جیتو!

فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک عظیم لٹریچر چھوڑا ہے۔ وہ کتب ہمارے لئے وہ ہتھیار ہیں جو قیامت تک کند ہونے والے نہیں۔ یہ براہان و دلائل اس لئے عطا فرمائے گئے کہ آپؑ آنحضرتؐ کے عشق میں سرشار تھے اور آپؐ کے دفاع میں مردِ میدان کی طرح کھڑے تھے۔ اس لئے کہ اللہ کا ہاتھ

آپؐ کے ہاتھ کے پیچھے تھا۔ پس آج ایک اچھے حواری کی طرح ہمارا کام ہے کہ دنیا کی بقاء کیلئے دنیا کو دائمی زندگی عطا کرنے کیلئے ان خزائن کا حصہ دار بنائیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کو دئے ہیں۔

فرمایا: آج جرمنی کے احمدیوں سے میں کہتا ہوں کہ آپ کا بھی فرض ہے کہ خاص اور معیّن پروگرام بنائیں کیونکہ جرمن قوم ایک ایسی قوم ہے جس میں دین کا رجحان ہے اور جو یہ اسلام کی طرف ان کا رجحان ہے اس کو حقیقی اسلام کی طرف ڈھالنے کی کوشش کرو۔

فرمایا: حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک موسیقی کی طرف ہماری توجہ دلائی تھی جو آج سے پندرہ سو سال پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بجائی تھی اور پھر وہی موسیقی آج سے ایک سو بیس سال پہلے مسیح محمدیؐ نے بجائی تھی اور وہی موسیقی آج سے پچاس سال پہلے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بجائی تھی۔ آج دنیا کی زندگی اور بقاء کیلئے پھر اسی نوبت خانے سے اس موسیقی کی آواز اٹھانے کی ضرورت ہے جو تمام دنیا کی آوازوں پر حاوی ہو جائے اور تمام دنیا میں نعرہائے تکبیر کی آوازیں گونجنے لگیں۔ پس میں دوبارہ اس بات کو یاد دلاتا ہوں کہ اس سال مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں رہنے والا ہر احمدی اس نعرہ کو ایک نئی شان سے بلند کرنے والا بن جائے۔ خلافت احمدیہ کی نئی صدی کی ابتداء اور پہلا سال دنیا میں انقلاب لانے کا ایک سنگ میل بن جائے۔ یوروپ و امریکہ اور ایشیاء اور جزائر میں ایک ہی وقت میں اس نعرہ کی آواز اور اس موسیقی کی دھنیں سنی جانے لگیں۔ پس اٹھو !اور اپنی تمام تر صلاحیتیں اس کام میں صرف کردو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

آخر پر حضور انور نے اسیران راہ مولیٰ، شہدائے احمدیت اور ان کی اولادوں کیلئے اور واقفین نو اور واقفین زندگی کیلئے اور تمام دنیا کے بیماروں اور ضرورت مندوں کیلئے اور اپنے ایمان کی مضبوطی کیلئے دعا کی تحریک فرمائی اور اجتماعی دعا کروائی اور بعد دعا فرمایا کہ امسال بفضلہٖ تعالیٰ جلسہ سالانہ جرمنی کے شاملین کی تعداد ۳۲۷۳۵ ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر 2

۱۹۱۸ء میں یہ بیماری نہایت خوفناک شکل میں پھیلی جس سے دو کروڑ آدمی دنیا بھر میں مر گئے جبکہ پہلی عالمی جنگ میں صرف ساٹھ لاکھ اموات ہوئی تھیں موجودہ H1N1i وائرس ۱۹۱۸ء کے سپین کے وائرس کے نسل سے ہی ہے جواَب نہ صرف سؤروں میں بلکہ انسانوں میں بھی منتقل ہو گیا۔ اس کے بعد ۱۹۵۷ء میں جو فلو پھیلا اس نے امریکہ میں ۴۵ ملین لوگوں کو متاثر کیا اور دنیا بھر میں بیس لاکھ لوگ مر گئے۔ پھر ۱۹۶۹ء ۱۹۷۶ میں بھی اس بیماری نے شدید تباہی مچائی اور اب ۲۰۰۹ء میں پھر یہ سوائن فلو پھیلا ہے جو پہلے پہل میکسکو سے ظاہر ہوا۔

پس حقیقت یہ ہے کہ یہ فلو آنے والے امام مہدی و مسیح موعود کی صداقت کی نشانی ہے۔ اب بھی وقت ہے کہ دنیا اپنے گناہوں سے توبہ کرے اور خدا نے جس مامور کو بھیجا ہے اس پر ایمان لائے۔ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

’’صحت عامہ کے متعلق ایک یہ بات بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہے کہ اُس وقت ایک بیماری ہوگی جو ناک سے تعلق رکھے گی۔ جس سے کثرت سے لوگ مر جائیں گے۔ یہ بیماری بھی پیدا ہو چکی ہے جسے طبی اصطلاح میں انفلوئنزا کہتے ہیں۔ اس بیماری سے ۱۹۱۸ء میں دو کروڑ آدمی دُنیا بھر میں مر گئے۔ حالانکہ پنج سالہ جنگ عالمگیر میں صرف ساٹھ لاکھ کے قریب آدمی مرا تھا۔ گویا کل دنیا کی آبادی کا ڈیڑھ فیصدی حصہ اس بیماری سے فنا ہو گیا اور دنیا کو یہ بیماری قیامت کا یقین دلا گئی۔ کیوں کہ لوگوں نے دیکھ لیا کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اس کیلئے دُنیا کا خاتمہ کر دینا کچھ بھی مشکل نہیں ہے‘‘۔ (دعوت الامیر صفحہ ۸۸)

فلو کی بیماری کے متعلق یہ بھی ڈاکٹری تحقیق ہے کہ یہ بیماری ایک بار آنے کے بعد جب دوسری بار پھر عود کرتی ہے تو پھر بڑی بھیانک شکل میں آتی ہے لہٰذا عالمی ادارہ صحت نے اس تعلق میں وارننگ دیتے ہوئے لکھا ہے۔

عالمی ادارہ صحت نے دنیا بھر کے لوگوں کو سوائن فلو کے دوسرے دور کے تئیں خبردار رہنے کو کہا ہے کیونکہ شمالی کرہ ارض میں سردیاں قریب ہیں۔ عالمی ادارہ صحت کے ترجمان گریگری ہارٹل نے کہا ہے کہ ادارہ چوکس اور فکر مند ہے۔ انہوں نے کہا کہ ادارہ چوکس اور فکر مند ہے۔ انہوں نے کہا کہ سوائن فلو کے وائرس کی وجہ سے پیدا نئے اور پراسرار امراض تشویش کا باعث ہیں۔ یہ پراسرار معاملے اپریل میں سامنے آئے تھے۔ فلو عام طور پر شمالی کرۂ ارض میں سردیوں کے وقت بڑھتا ہے۔ ادارہ صحت کے ڈائریکٹر جنرل مارگریٹ چان نے عالمی وباء کے دوسرے اور تیسرے عتاب کے بارے میں وارننگ جاری کی ہے۔ فلو پر ایشیا پرشانت مہاساگر کے علاقہ کی ایک میٹنگ میں جاری ویڈیو پیغام میں چان نے کہا کہ ہم یقینی طور پر نہیں کہہ سکتے ہیں کہ سب سے بڑا دور گزر چکا ہے یا ابھی آنے والا ہے عالمی ادارہ صحت کے مطابق میکسیکو اور امریکہ سے قریب چھ ماہ پہلے سوائن فلو کے معاملے شروع ہوئے تھے اور تب سے اس وائرس کی وجہ سے ۱۷۹۹ لوگوں کی موت ہو چکی ہے۔ موسمی فلو کی وجہ سے دنیا میں ہر سال اڑھائی لاکھ سے پانچ لاکھ لوگوں کی موت ہوتی ہے۔ یہ فلو ۱۷۰ ممالک میں تیزی سے پھیل چکا ہے۔ اور اب تک تقریباً ایک لاکھ بیاسی ہزار افراد سوائن فلو سے متاثر ہو چکے ہیں۔

اللہ تعالیٰ دنیا کو توفیق عطا کرے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی پر غور کر کے امام وقت کی صداقت کو شناخت کرے۔ وباللہ التوفیق۔

(منیر احمد خادم)

بقیہ مضمون از صفحہ نمبر 8

ہو سکتا ہے کہ اسے عام موسمی فلو ہوا ہو یا الرجی مثلاً Hay Fever ہی ہو۔ سوائن فلو تب تشخیص کیا جا سکتا ہے کہ مندرجہ بالا علامات کے ساتھ لیبارٹری میں ٹیسٹ کے نتیجہ میں وائرس کی موجودگی ثابت ہو چکی ہو۔ اگر کسی کو سوائن فلو ہو گیا ہو تو پہلے پانچ دنوں میں دوسروں کو متاثر کرنے کی بہت اہلیت ہوتی ہے اس کے بعد عام طور پر کم ہو جاتی ہے۔

احتیاطی تدابیر

1۔ اگر کسی میں فلو کی علامات ظاہر ہوں اور وہ کسی ایسے مقام سے آیا ہو یا ایسے لوگوں سے رابطہ رہا ہو جہاں فلو وائرس پھیلا ہو تو اسے فوری طور پر طبّی مشورہ حاصل کرنا چاہئے۔

2۔ اگر کسی کو شک ہو کہ اسے سوائن فلو ہو چکا ہے تو اسے ڈاکٹر کی سرجری میں نہیں جانا چاہئے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اس سے دوسروں کو لگ جائے اس لئے چاہئے کہ ڈاکٹر اسے گھر میں آکر دیکھ لے۔

3۔ ان حالات میں کہا جاتا ہے کہ جن کو فلو ہو چکا ہو ان سے قریبی رابطہ سے بچنا چاہئے۔ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ بات کرتے ہوئے کم از کم چھ فٹ کا فاصلہ ہونا چاہئے۔

4۔ چھینکنے اور کھانسی کے وقت منہ اور ناک کو کسی ٹشو پیپر سے ڈھانپ لینا چاہئے اور جتنی جلد ہو سکے اسے تلف کر دینا چاہئے۔

5۔ کوشش کی جانی چاہئے کہ ناک، منہ اور آنکھوں کو انگلیوں سے نہ چھوا جائے تا کہ وائرس منہ، ناک اور آنکھوں کے راستہ جسم میں نہ داخل ہو جائے۔

6۔ ہاتھوں کو بار بار صابن اور پانی سے دھونا چاہئے تا کہ وائرس پھیل نہ سکے۔

7۔ دروازوں کے ہینڈل اور میزوں اور شیلفوں کی سطح کو صاف کرتے رہنا چاہئے تا کہ وائرس پھیل نہ سکے۔

8۔ اگر ماسک دستیاب ہوں تو ان کا استعمال وائرس کے پھیلاؤ میں رکاوٹ بن سکتا ہے۔

سوائن فلو کا علاج

جراثیم کش ادویات یعنی Antibiotics وائرس پر اثر نہیں کرتیں۔ لیکن دو ادویات یعنی Tamiflu اور Relenza سوائن فلو کے علاج کے لئے مفید ہیں۔ یہ ادویات فلو کے اثر کو کم کرتی ہیں اور مریض جلد ٹھیک ہو جاتا ہے۔ ان ادویات کے استعمال سے مرض کی پیچیدگیاں بھی کم ہو سکتی ہیں۔ انگلستان میں احتیاطی طور پر Tamiflu کو سٹاک کیا گیا ہے کہ اگر ضرورت پڑے تو لوگوں کو عام مل سکے۔ یہ دونوں ادویات تبھی مفید ہو سکتی ہیں اگر علامات ظاہر ہونے کے فوری بعد شروع کر دی جائیں۔

ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ جو ویکسین عام طور پر استعمال کی جاتی ہے وہ کس حد تک سوائن فلو کو روکنے میں کامیاب ہو سکتی ہے۔ نئی ویکسین کے تیار ہونے میں جو کہ سوائن فلو وائرس پر اثر کر سکے اس کی تیاری اور مارکیٹ میں آنے میں کم از کم چار ماہ لگ سکتے ہیں۔ 1976ء میں امریکہ یں سوائن فلو کے خلاف ایک ویکسین تیار کی گئی تھی جس کے بہت شدید مضر اثرات سامنے آئے تھے اور بعض حالات میں اس کے استعمال سے اموات بھی ہوئیں۔

اپنے لئے اور دنیا بھر کے انسانوں کی بہتری اور ہمدردی کے جذبہ سے دعائیں بھی کرنی چاہئیں کہ خدا تعالیٰ اپنا رحم فرماتے ہوئے بنی نوع انسان کو ہر قسم کی ہلاکتوں سے محفوظ رکھے آمین۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشل ۱۵؍مئی ۲۰۰۹ء)

بقیہ خطاب حضور انور برائے مستورات......از صفحہ 15

کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہترین تحفہ جو ماں باپ بچے کو دے سکتے ہیں وہ بہترین تربیت ہے اور آج کل کے ماحول میں جبکہ آزادی کے نام پر بہت کچھ ہو رہا ہے، ماں باپ کو اپنے بچوں کی نگرانی اور تربیت کی طرف بہت توجہ دینی چاہئے۔ آزادی کے نام پر انہیں اندھے کنویں میں جان بوجھ کر نہ پھینکیں۔

فرمایا: مغربی ممالک میں مائیں اپنی مصروفیت کا بہانہ کر کے غیر از جماعت قاریوں سے اپنے بچوں کو قرآن مجید پڑھاتی ہیں اور بعض قاری ایسے بھی ہوتے ہیں جو قرآن تو کم پڑھاتے ہیں اور بچوں میں احمدیت کے خلاف باتیں زیادہ بھرتے ہیں۔ پس کوشش کریں کہ ہر ماں بچوں کو قرآن مجید خود پڑھائے۔ اس تعلق میں ایم ٹی اے سے بھی مدد لی جا سکتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ایم ٹی اے قرآن مجید سکھانے کے پروگراموں کو دوبارہ شروع کرے۔

حضور انور نے اپنے بصیرت افروز خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے عورت کو مرد کے برابر ثواب دینے کے ساتھ ساتھ ایک اور بلند مقام بھی عطا فرمایا ہے اور وہ ہے جنت جو ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔ فرمایا یہ چیز آپ کو ایک امتیاز دلاتی ہے لیکن اس چابی کے ساتھ ایک کوڈ نمبر بھی ہے اور وہ کوڈ نمبر ہے اعمال صالحہ اور تقویٰ۔ فرمایا: پس ہر احمدی عورت اس کوڈ کو استعمال کرے اور دنیا کو بتادے کہ تم کہتے ہو کہ اسلام میں عورت کی عزت نہیں، اسلام تو ہمیں مردوں کے برابر بلکہ ان سے بھی اونچا بناتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا میں نوجوان بچیوں سے کہتا ہوں کہ اپنے مقام کو سمجھو اور اپنے تقدس کا خیال کرو۔ انٹرنیٹ کو لغویات کیلئے استعمال کرنے کی بجائے احمدیت کا پیغام پہنچانے کیلئے استعمال کریں۔ حضور انور نے یہ بھی فرمایا کہ میرے ایک جائزے میں یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ جن گھروں میں ماں باپ کا آپس میں محبت و پیار کا سلوک نہیں ان کے بچے باہر سکون تلاش کرتے ہیں۔ فرمایا: پس میں ماں باپ سے کہتا ہوں کہ اپنی اناؤں کی وجہ سے گھروں کے سکون برباد نہ کریں اور اپنے اس عہد کو پورا کریں جو آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆

جلسہ سالانہ کا تسلسل صرف یوکے اور جرمنی کے جلسہ سالانہ تک جاری نہیں رہنا چاہئے بلکہ اس کو سارا سال جاری رکھنے کی ضرورت ہے کیونکہ مومن کی زندگی کا مقصد خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کی عبادت ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کا یہی مقصد بیان فرمایا ہے کہ ہر سال ہونے والا جلسہ اگلے سال تک ایک روحانی غذا مہیا کرتا رہے۔

جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۰۹ء کے کامیاب انعقاد اور تمام کارکنان کی خدمات کا تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ ۲۱ اگست ۲۰۰۹ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن۔

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو دن پہلے ہی جرمنی کے سفر سے واپس آیا ہوں۔اس سال جرمنی جلسہ سالانہ رمضان کی آمد کی وجہ سے جلد منعقد کرنا پڑا۔ اس اعتبار سے یوکے جلسہ سالانہ کی مصروفیات، جرمنی جلسہ سالانہ تک جاری رہیں۔ یوکے جلسہ کے بعد باہر سے آئے مہمانوں سے ملاقات کا سلسلہ جاری رہا جن میں اکثر افریقن ممالک کے وفود تھے۔ اسی طرح یوروپ سے آئے ہوئے بعض ممالک کے ایم پی اور وزراء بھی شامل تھے۔ پھر باہر سے آئے مبلغین اور نمائندوں سے میٹنگ کا سلسلہ جاری رہا۔اور پھر پاکستان، ہندوستان اور دنیا کے کئی ممالک سے آنے والے مہمانان کے ساتھ ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔ اور پھر جلسہ سالانہ جرمنی کا سفر اور اس کی مصروفیات، یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ یہ جملہ امور نہایت احسن رنگ میں سرانجام پا گئے۔ اللہ تعالیٰ نے خیریت سے وقت گزارا اور کوئی احساس بھی نہیں ہوا۔ اس پر میں جتنا اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کروں کم ہے۔ بہر حال یہ تو میرا مختصر حال ہے۔ دوسرے احمدیوں کو بھی جلسہ کا تسلسل نظر آیا۔ ان کو بھی لگا کہ جلسہ سالانہ برطانیہ کا سلسلہ لمبا چل رہا ہے۔ ایک لکھنے والے نے لکھا کہ جلسہ سالانہ جرمنی کو سننے اور دیکھنے کا مزہ آرہا ہے۔ لنگر کے کھانے پکا کر جلسہ کا سماں پیدا کر رہے ہیں اور یوں لگتا ہے کہ یوکے کا جلسہ ختم نہیں ہوا اور جرمنی کا جلسہ شروع ہو گیا۔

فرمایا: یہ تسلسل صرف یوکے اور جرمنی کے جلسہ سالانہ تک جاری نہیں رہنا چاہئے بلکہ اس کو سارا سال جاری رکھنے کی ضرورت ہے کیونکہ مومن کی زندگی کا مقصد خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کی عبادت ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کا یہی مقصد بیان فرمایا ہے کہ ہر سال ہونے والا جلسہ اگلے سال تک ایک روحانی غذا مہیا کرتا رہے۔ اس طرف آنحضرت ﷺ نے توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ہے کہ ایک نماز دوسری نماز تک ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک، ایک رمضان آئندہ آنے والے رمضان تک برائیوں کا کفارہ ہو جاتے ہیں۔ پس نیکیوں کا تسلسل خدا کی رضا کے حصول کیلئے نہایت ضروری ہے۔ اب دو دن بعد پرسوں یعنی اتوار کو رمضان شروع ہونے والا ہے۔ اس رمضان میں بھی ہم نے نہ صرف ان نیکیوں کے تسلسل کو قائم رکھنا ہے بلکہ اس کو بڑھانا ہے۔ رمضان میں ہم مادی غذا کو کم کر کے روحانی غذا کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایک احمدی اپنے جائزے لیتا ہے تو خوف زدہ ہو جاتا ہے اور پھر بڑے درد کے ساتھ خود بھی دعا کرتا ہے اور دعا کے لئے لکھتا بھی ہے کہ اسے نیکیوں میں دوام حاصل ہو جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے افراد جماعت کے متعلق جو حسن ظن کا اظہار فرمایا ہے اس تعلق میں حضورؑ فرماتے ہیں کہ غور سے دیکھا جائے تو جو کچھ ترقی اور تبدیلی ہماری جماعت میں پائی جاتی ہے وہ زمانے بھر میں کسی دوسرے میں نہیں۔ فرمایا پس یہ انتہائی حسن ظن ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم پر کیا ہے۔ یہ حسن ظن ایک حقیقی احمدی کو ہلا دینے والا ہے۔ اگر ہم ان فقرات کو سامنے رکھ کر اپنے جائزے لیں گے تو ایک کے بعد دوسری نیکی کی طرف توجہ ہوتی چلی جائے گی۔

فرمایا: اب میں جرمنی جلسہ کے حوالہ سے اپنے سفر کا کچھ ذکر کرتا ہوں اور اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے شکر کے ساتھ کارکنان اور کارکنات کا بھی شکریہ ادا کیا جائے جنہوں نے جلسہ میں محنت کی ہوتی ہے۔ ہمارے کارکنان اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت بے نفس ہو کر اللہ کی رضا کی خاطر خدمت کرنے والے ہیں۔ جرمنی جلسہ کے کارکنان نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے مہمانوں کی بھر پور خدمت کی ہے۔ اور اپنی تمام تر صلاحیتوں کو اسکے سرانجام دینے کیلئے صرف کیا ہے۔ اس سے دل اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر سے بھر جاتا ہے۔ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کو بھی ان کارکنان کا شکریہ ادا کرنا چاہئے اور کارکنان سے بھی میں کہتا ہوں کہ وہ ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہوئے خدمت کیا کریں۔ جہاں حسد کا جذبہ ہوگا وہ کام بے برکت ہوگا۔ مومن ہمیشہ ایک دوسرے کا مددگار ہوتا ہے۔ اگر کوئی کمی دیکھے تو پردہ پوشی کرتا ہے۔ حضور انور نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے جلسہ سالانہ کے تمام کارکنان، کارکنات اور بالخصوص ایم ٹی اے کے کارکنان کا ذکر کیا اور ان تین بھائیوں کا بھی ذکر فرمایا جنہوں نے دیگیں دھونے کی مشین ایجاد کی اور جس کو انہوں نے اس سال مکمل آٹومیٹک اور کمپیوٹرائزڈ بنا دیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ اب میں اپنے سفر کے کچھ حالات بیان کرتا ہوں حضور انور نے اس سے پہلے قرآن مجید کی درج ذیل آیت تلاوت فرمائی۔

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ (سورة التوبه :۱۱۲)

ترجمہ: توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، (خدا کی راہ میں) سفر کرنے والے، (للہ) رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیک باتوں کا حکم دینے والے، اور بُری باتوں سے روکنے والے، اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے، (سب سچے مومن ہیں) اور تو مومنوں کو بشارت دے دے۔

پھر فرمایا یہاں سے روانہ ہو کر ہم رات بیلجئم مشن ہاؤس میں ٹھہرے۔ یہاں باقاعدہ مسجد نہیں ہے دو چھوٹے چھوٹے ہال ہیں جو نمازوں کیلئے استعمال ہوتے ہیں۔ اس علاقے کی میئر بھی ملاقات کے لئے آئی ہوئی تھیں۔ ان سے جب میں نے مسجد کی تعمیر کا ذکر کیا تو انہوں نے بتایا کہ یہاں کے لوگ آپ کی جماعت کے حسن سلوک سے متاثر تو ہیں لیکن مسجد بنانے کے مخالف ہیں۔ انشاء اللہ وہ وقت بھی آئے گا جب مسجد کی تعمیر بھی ہوگی۔ بیلجئم میں اس علاقہ کی ایم پی بھی ملاقات کیلئے آئی ہوئی تھیں۔ جو میرے بیلجئم پہنچنے سے پہلے استقبال کرنے والوں میں شامل تھیں۔ یہاں کے احمدی اور زیر تبلیغ احباب جو کہ مختلف قومیتوں سے تعلق رکھتے ہیں سے تقریباً ایک گھنٹہ تک تبلیغی اور تربیتی امور پر گفتگو ہوتی رہی۔ جرمنی کے جلسہ کی ایک خاص بات یہ تھی کہ اس سال یہاں کے مشرقی علاقہ کے دس ممالک سے احمدی اور غیر احمدی نمائندے آئے ہوئے تھے۔ بلغاریہ سے ۹۰ افراد پر مشتمل ایک وفد آیا تھا۔ ان وفود میں بعض اخباری نمائندے بھی تھے جنہوں نے اپنے اپنے ممالک کے اخبارات میں جلسہ سالانہ کے متعلق خبریں شائع کروائیں۔ احمدی مرد اور عورتوں سے بھی ملاقات کا سلسلہ جاری رہا۔ بیعتیں بھی ہوئیں۔ بہر حال یہ سفر اللہ کے فضل سے کامیاب رہا۔ جیسا کہ میں نے کہا دو دن بعد رمضان کا مہینہ شروع ہونے والا ہے۔ اس روحانیت بھرے ماحول کو قائم رکھیں اللہ تعالیٰ اس رمضان کو ہماری روحانی ترقی کا باعث بنا دے اور ہمیں توبہ و استغفار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ سب سے اول اور ضروری دعا یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو گناہوں سے پاک اور صاف رہنے کی دعا کرے کیونکہ جب یہ دعا قبول ہو جائے تو پھر دوسری دعائیں جو اس کی حاجات ضروریہ کے متعلق ہوتی ہیں وہ اس کو مانگنی بھی نہیں پڑتی ہیں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ ہمیں اس نکتہ کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ کے آخر پر فرمایا: پاکستان کے احمدیوں کے لئے اور جہاں جہاں جماعت کی مخالفت جاری ہے ان سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اس رمضان کو بے شمار برکتوں کا حامل بنا دے۔ (آمین)

کیا آپ نے بقایا ھدیہ بدر ادا کردیا ھے......؟

اپنا بدر جاری رکھنے کیلئے جلد از جلد بقایا رقم دفتر ہذا کو ارسال کریں (مینیجر بدر)

نونیت جیولرز

NAVNEET JEWELLERS

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

ایک مسلمان عورت کس قدر خوش نصیب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا ایک مقام بیان فرمایا ہے اور اپنے انعامات میں مومنین کے ساتھ مومنات کو بھی شامل فرمایا ہے

قرآن ہی ایک ایسی کتاب ہے جو آج ہر انسان کیلئے راہ نجات ہے۔ اس کی عظیم الشان تعلیم عورتوں اور مردوں کیلئے یکساں احکامات کی حامل ہے

خلاصہ خطاب حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ برموقعہ جلسہ سالانہ مستورات جماعت احمدیہ جرمنی مورخہ ۱۵/اگست ۲۰۰۹ء

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے آیت قرآنی وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْاُنْثٰى وَهُوَ مُؤمِنٌ فَاُوْلٰئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا (النساء:۱۲۵) کی تلاوت کی۔

ترجمہ:۔اور مردوں میں سے یا عورتوں میں سے جو نیک اعمال بجالائے اور وہ مومن ہو تو یہی وہ لوگ ہیں جو جنت میں داخل ہوں گے اور وہ کھجور کی گٹھلی کے سوراخ کے برابر بھی ظلم نہیں کئے جائیں گے۔

پھر فرمایا ایک مسلمان عورت کس قدر خوش نصیب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا ایک مقام بیان فرمایا ہے۔ جب بھی اللہ مومنوں کو ایمان میں مضبوطی اور نیک اعمال بجالانے پر انعام کا مستحق بیان فرماتا ہے تو یہ نہیں کہتا کہ عورت کو انعام نہیں ملے گا بلکہ مومنین کے ساتھ مومنات کو بھی شامل فرمایا ہے بعض جگہ واضح طور پر ذکر کر دیا ہے اور کہیں مرد کے ساتھ عورت کے ذکر کو شامل فرمادیا۔ یہ آیت جس کی ابھی تلاوت کی گئی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے مومن مرد کے ساتھ مومن عورت کا بھی ذکر فرمایا ہے کہ جو بھی مومن مرد یا عورت نیک عمل کریں گے تو جتنا مرد کو ثواب ہوگا اتنا ہی عورت کو، اور کسی کو کچھ کم نہیں دیا جائے گا۔ پس جہاں تک اسلام کی تعلیم کا سوال ہے اس میں مرد و عورت نیکی کے بجا لانے میں برابر ہیں اور برابر ثواب کے مستحق ہیں۔ اسی طرح روزمرہ کے حقوق میں بھی عورت کو پورا پورا حق دیا گیا ہے یہاں تک کہ جب عربوں میں غلام اور لونڈیوں کا رواج تھا اس میں بھی حق قائم فرمائے ہیں جب تک غلامی کے خاتمے کا حکم نہیں آیا تھا اس سے پہلے کا واقعہ ہے کہ ایک صحابی نے کہا کہ ہمارے ایک بھائی نے ایک لونڈی کو منہ پر تھپڑ مارا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا اس کو آزاد کردو کیونکہ تم اپنے اس رویے کی وجہ سے اس قابل نہیں کہ اسے رکھ سکو۔ حضور نے فرمایا اس کے مقابل پر بائبل کی کتاب خروج باب ۲۱ میں یوں درج ہے کہ اگر کوئی اپنے غلام یا لونڈی کو لاٹھیاں مارے اور وہ مر جائے تو اسے سزا دی جائے اور اگر وہ کچھ عرصہ جئے تو اس کو کوئی سزا نہیں، کیونکہ وہ اس کا مال ہے تو اسلام نے تو غلاموں اور لونڈیوں کے بھی انسانیت کے حقوق قائم فرمائے ہیں۔ پس جب اسلام کی کامل شریعت میں غلاموں کے حقوق قائم کئے گئے تو کیا آزاد عورت کے حقوق قائم نہیں کئے گئے ہوں گے؟ اسلام نے تو عورت کو آزادی دلا کر برابری کا حق دلا دیا۔ اس کے شرف کو قائم فرما دیا اور اس کو بلندیوں تک پہنچا دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر موقعہ پر عورتوں کے حقوق کا خیال رکھا۔ ایک مرتبہ آپؐ کے علم میں یہ بات آئی کہ بعض صحابہ اپنی بیویوں کو مارتے ہیں تو آپؐ نے فرمایا عورتیں خدا کی لونڈیاں ہیں تمہاری لونڈیاں نہیں اسلئے اللہ کی لونڈیوں کو مت مارو۔

عورتوں نے ایک مرتبہ شکایت کی کہ مرد جہاد کرکے ہم سے زیادہ ثواب حاصل کر لیتے ہیں فرمایا تم اپنے گھروں کی نگرانی کرکے بچوں کی بہترین تربیت کرکے اتنا ہی ثواب کماتی ہو جتنا مرد کماتے ہیں۔

فرمایا بعض دفعہ لوگ عورتوں کے پردہ کرنے پر اعتراض کرتے ہیں حالانکہ پردہ کو خدا نے عورت کے تقدس و تحفظ کیلئے رکھا ہے اور یہ قرآن مجید کے واضح احکامات میں سے ہے اور ایک عورت جب اپنے تقدس کی حفاظت کیلئے اپنی مرضی سے پردہ کرتی ہے اور اس کو دینی فرائض میں سے سمجھتی ہے تو کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ اس پر بے پردگی کی قانونی پابندی لگائے۔ چنانچہ ایک واقفہ نو نے ایک اخبار میں لکھا کہ تم میری مذہبی آزادی کو مجھے آزادی دلوانے کے نام پر سلب کرنا چاہتے ہو پس میں یہ کہتا ہوں کہ عورتیں خود غور کرکے دیکھیں کہ بے پردگی سے سوائے عارضی عیاشی کے دنیا دار عورتوں کو کیا ملا ہے۔ ان کے اندر جھانک کر دیکھیں اور ان سے پوچھیں کہ بے پردگی کی اس آزادی سے انہیں کیا ذہنی سکون ملا ہے۔ یہ سب طرح طرح کی ذہنی الجھنوں اور بیماریوں کا شکار ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ یعنی سنو اللہ کے ذکر سے ہی دل اطمینان پکڑتے ہیں۔

پس ان باتوں سے کبھی کوئی نوجوان بچی خوفزدہ نہ ہو، نہ کسی شرم کی ضرورت ہے۔ قرآن کریم ایک مکمل کتاب ہے اور اس کا ہر حکم فطرت کے عین مطابق ہے اور اس کا اپنی اصل حالت میں رہنا ہی اس بات کی دلیل ہے قرآن ہی ایک ایسی کتاب ہے جو آج ہر انسان کیلئے راہ نجات ہے۔ اس کی عظیم الشان تعلیم عورتوں اور مردوں کیلئے یکساں احکامات کی حامل ہے۔ اس نے مومن مردوں کے فرائض کی بھی نشاندہی کردی ہے اور عورتوں کے فرائض کی بھی نشاندہی کردی ہے۔ اور یکساں دونوں کو انعامات کا حقدار بنایا ہے البتہ عورتوں میں بعض فطری کمزوریاں ہیں کہ وہ بعض کام نہیں کرسکتیں اور بعض کام مرد نہیں کرسکتے اگر مرد گھر سے باہر کے معاملات کا نگران ہے تو عورت کو گھر کا نگران بنا دیا۔ دنیا کا نظام تقسیم کار کی وجہ سے ہی چلتا ہے۔ جہاں تقسیم پر عمل نہ ہو وہاں فساد پیدا ہو جاتا ہے۔ آج بھی بعض جگہوں پر عورتوں سے مردوں جتنا کام تو لیا جاتا ہے لیکن اتنی اجرت نہیں دی جاتی۔ اس کے خلاف جہاں ترقی پذیر ممالک میں آوازیں اٹھتی ہیں وہاں ترقی یافتہ ملکوں میں بھی آوازیں اٹھتی ہیں۔ پس ایک مسلمان عورت بہت خوش قسمت ہے کہ اس کو خدا تعالیٰ کی محبت حاصل ہے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ۔

ترجمہ: اور وہ لوگ جو ایمان لائے وہ اللہ کی محبت میں بہت بڑھے ہوئے ہوتے ہیں۔ پس اگر حقیقی مومن کے انعام کا حقدار بننا ہے تو اپنی محبت کو اللہ سے بڑھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

بعض عورتیں یہ اعتراض کرتی ہیں کہ مرد آزاد ہیں اور ہمارے پر پابندیاں ہیں۔ ایک مومن عورت کا کام یہ ہے کہ ہمیشہ دیکھے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح برابری کا سلوک کر رہا ہے۔ اور برابر کا اجر دے رہا ہے اور عورت کو بعض مجبوریوں کی وجہ سے بعض کاموں کی چھوٹ بھی دی گئی ہے۔ مرد کیلئے مسجد میں جا کر باجماعت نماز ادا کرنا ضروری ہے لیکن عورت کو حکم دیا کہ تم گھر میں نماز پڑھ لو۔ اور پھر بعض دنوں میں نمازوں کی چھوٹ بھی دے دی۔ روزہ رکھنے کا بھی برابر ثواب ہے لیکن بعض دنوں میں عورتوں کو بچوں کو دودھ پلانے کی وجہ سے روزہ نہ رکھنے کا حکم ہے پس تمام قسم کے اعمال کی برابر جزا و سزا دی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا۔

(سورہ الاحزاب آیت ۳۶)

یقیناً مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور مومن مرد اور مومن عورتیں اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور سچے مرد اور سچی عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں اور صدقہ کرنے والے مرد اور صدقہ کرنے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں، اللہ نے ان سب کیلئے مغفرت اور اجرِ عظیم تیار کئے ہوئے ہیں۔

فرمایا: اللہ نے قرآن کریم میں مختلف جگہوں پر اخلاق حسنہ کا ذکر فرمایا ہے بعض نیکیوں کو اختیار کرنے اور برائیوں کو چھوڑنے کا حکم دیا ہے اور اس کا ثواب جس طرح مردوں کو ہے اسی طرح عورتوں کو ہے۔ پس ایک احمدی عورت کا کام ہے کہ ایمان میں ترقی کی طرف قدم بڑھائے اور اس کے لئے فرمانبرداری شرط ہے اور خدا تعالیٰ کے احکامات کو توجہ سے سننا اور ان پر عمل کرنا ضروری ہے۔ کامل فرمانبرداری کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَى اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُوْلٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُوْنَ۔ (النور:۵۳)

ترجمہ: اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اور اللہ سے ڈرے اور اس کا تقویٰ اختیار کرے تو یہی ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

فرمایا پس ایک احمدی عورت اور لڑکی کے دل میں نیکیوں میں آگے بڑھنے کا خیال ہونا چاہئے۔ دنیا داروں کی نقل میں اپنا تقدس ضائع نہ کریں۔ آپ جن کو آزاد سمجھتی ہیں ان کے اندر بے چینیوں کے پہاڑ کھڑے ہیں۔ سکون کی تلاش میں ان میں سے کوئی نشے کا سہارا لے رہا ہے، کوئی شراب کا سہارا لے رہا ہے۔ کوئی کلبوں میں ناچ گانے میں مصروف ہے لیکن خدا نے بے چینی کو دور کرنے کیلئے اپنے ذکر کو حقیقی ذریعہ بتایا ہے۔

فرمایا: جب لڑکیاں ماں باپ سے چھپ کر کوئی کام کرتی ہیں کہ ماں باپ ناراض ہوں گے اور جماعت کارروائی کرے گی تو ایسی باتیں لغویات بھی ہیں اور جھوٹ بھی کیونکہ جب یہ واضح ہوں گی تو پردہ ڈالنے کیلئے جھوٹ کا سہارا لینا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن کا ہر عمل سچائی کا نمونہ ہونا چاہئے۔ ہمیشہ عاجزی کے خُلق کو اپنائیں اپنے علم کے باعث دوسرے پر تکبر نہیں کرنا چاہئے۔ امانت کا حق ادا کریں۔ اس بات کو ہمیشہ مدنظر رکھیں کہ احمدی بچے ماں باپ کے پاس جماعت کی امانت ہیں خواہ وقف نو بچے ہوں یا غیر وقف نو، ایک غیر وقف نو بچہ بھی جماعت کیلئے اہم ہے کیونکہ جماعت کی ترقی پوری جماعت سے وابستہ ہے۔ بعض دفعہ غیر واقف زندگی واقف زندگی سے زیادہ کام کرتے ہیں۔ پس ان امانتوں کی حفاظت کریں اور ان کی بہترین تربیت

بقیہ خطاب حضور انور صفحہ 13 پر ملاحظہ فرمائیں

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 58 | Thursday | 27th august 2009 | Issue No. 35

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
: 65 Canadian Dollar

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو جو دراصل اسلام کا حقیقی پیغام ہے اور دنیا کی نجات کا پیغام ہے دنیا تک پہنچانے کیلئے اپنا بھرپور کردار ادا کریں

مخالفین کی مخالفتیں تو ہمارے ایمان کی مضبوطی کا باعث ہیں اور یاد رکھیں کہ جس طرح تمام مخالفتوں کے باوجود انبیاء اپنا پیغام پہنچانے سے نہیں رکتے رہے اور نہ ان کے ماننے والے رکتے رہے، ہم نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو باوجود مخالفتوں کے پہنچانے سے نہیں رکنا

میں دوبارہ اس بات کو یاد دلاتا ہوں کہ اس سال مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں رہنے والا ہر احمدی نعرۂ تکبیر کو ایک نئی شان سے بلند کرنے والا بن جائے

تا کہ خلافت احمدیہ کی نئی صدی کی ابتداء اور پہلا سال دنیا میں انقلاب لانے کا ایک سنگ میل بن جائے

خلاصہ اختتامی خطاب سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۶؍اگست بمقام منہائم جرمنی برموقعہ جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۰۹ء

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ جرمنی کے اختتامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ جلسہ سالانہ برطانیہ کے آخری اجلاس کے خطاب مَیں میں نے انبیاء کے نقش قدم پر چلتے ہوئے تبلیغ کی طرف توجہ دلائی تھی نیز یہ کہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقصد کو اپنے پیش نظر رکھ کر اُسے پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور یہ کہ ہم اپنی ذمہ داریاں پاک تبدیلی کے ساتھ ادا کریں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو جو دراصل اسلام کا حقیقی پیغام ہے اور دنیا کی نجات کا پیغام ہے دنیا تک پہنچانے کیلئے اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔

حضور نے تبلیغ کے ضمن میں کچھ باتیں بیان کرتے ہوئے فرمایا جس وقت میں نے برطانیہ کے اختتامی اجلاس میں خطاب کیا تھا، اس خطاب کا جماعت پر جو ردعمل ظاہر ہوا تھا اس نے میرے اس خیال کو مزید تقویت دی کہ اس مضمون کو دوبارہ مزید وضاحت کے ساتھ پیش کیا جائے۔ فرمایا: عربوں نے اس خطاب پر فوری ردعمل کا اظہار کیا اور تمام دنیا نے دیکھا کہ ان کی طرف سے لبیک لبیک کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔ دنیا کے مختلف ممالک سے خطوط آرہے ہیں اور لوگوں میں احساس جاگا ہے اور اس احساس کو ہمیشہ کے لئے جگائے رکھنے کی ضرورت ہے۔ اور جب یہ احساس شدت سے جاگے گا تو مخالفین بھی اپنی کوششیں بروئے کار لائیں گے اور یہی انبیاء کی جماعتوں کے ساتھ ہوتا آیا ہے کہ جب جب وہ دعوت الی اللہ کے لئے مائل ہوتے ہیں اور ترقی کرتے ہیں تو مخالفین بھی اپنی شرارتوں میں بڑھ جاتے ہیں اور ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس نبی اور اس کی جماعت کیلئے اپنی تائیدات کے دروازے پہلے سے بڑھ کر کھول دیتا ہے اور یہی ایک نبی کی صداقت کی دلیل ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں جس سلسلہ کی مخالفت نہ ہو وہ سلسلہ سچا نہیں ہوسکتا۔ دیکھو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعویٰ فرمایا تو مخالفوں نے بہت شور مچایا اور جب مسیلمہ نے دعویٰ کیا تو سب مل جل گئے۔ وجہ یہ ہے کہ شیطان جھوٹے کا دشمن نہیں ہوتا۔ آج کل بھی یہی حالت ہے کہ ہر ایک مخالفت پر کمربستہ ہے۔ بڑے بڑے جرائم پیشہ اور بدکار ہماری مخالفت میں جن کو دین کی ذرہ بھر بھی پرواہ نہیں ہماری مخالفت کیلئے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔

فرمایا: یہی مخالفت کا سلسلہ آج تک چل رہا ہے۔ ہمارے مخالفین جو یہ دلیل دیتے ہیں کہ دیکھو تمام مسلمانوں نے احمدیوں کو اپنے اندر سے نکال دیا ہے اور کہتے ہیں کہ یہی ان کے جھوٹا ہونے کی دلیل ہے اور جب عرب علماء کے پاس ہمارے دلائل کا کوئی جواب نہیں ہوتا تو باوجود یہ کہ وہ خود عربی دان ہیں ہمارے متعلق کہتے ہیں کہ ہندوپاک کے علماء نے احمدیوں کے متعلق جو فتویٰ دیا ہے وہ سوچ کر ہی دیا ہوگا۔ فرمایا ہندوستان کے علماء کو تو صرف پیٹ کی فکر ہے، ان میں نیکی اور تقویٰ نہیں رہا۔ اور بغیر کسی دلیل کے صرف طاقت کے زور پر اور تشدد کا سہارا لیکر احمدیوں کی مخالفت کرتے ہیں۔ اور پھر اس مخالفت میں وہ ان لوگوں کو شامل کر لیتے ہیں جنہوں نے پنج وقتہ نمازیں تو درکنار کبھی عید کی نماز بھی نہیں پڑھی ہوتی اور جو اخلاقی اعتبار سے نہایت گرے ہوئے لوگ ہوتے ہیں۔

فرمایا: آنحضرتؐ نے تو مسلمان کی تعریف کلمہ طیبہ لا الـــہ الا اللـــہ بیان فرمائی تھی لیکن ان نام نہاد علماء نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں نکالنا ہی اسلام کی تعریف سمجھ لیا ہے اور ان گالیوں کو غیرت رسول اور خدمت اسلام کا لبادہ اوڑھا کر سادہ لوح مسلمانوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے خلاف زہر سے بھرا جاتا ہے اور نہیں سوچتے کہ اس کا کیا نتیجہ نکل رہا ہے۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے اس دنیا میں جو اِن کا حال ہوا ہے دراصل یہ وہی فیصلہ ہے۔ پس مخالفین کی مخالفتیں تو ہمارے ایمان کی مضبوطی کا باعث ہیں اور یاد رکھیں کہ جس طرح تمام مخالفتوں کے باوجود انبیاء اپنا پیغام پہنچانے سے نہیں رکتے رہے اور نہ ان کے ماننے والے رکتے رہے، ہم نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو باوجود مخالفتوں کے پہنچانے سے نہیں رکنا۔ دیکھو آنحضرت ﷺ کی کس قدر مخالفت ہوئی جسے سن کر انسان کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں، یہ ایسا دردناک سلسلہ واقعات ہے کہ جو جہاں جذبات کو مغلوب کر دیتا ہے وہیں صحابہ کرامؓ کے لئے دل سے دُعائیں نکلتی ہیں کہ انہوں نے ہر ایک مخالفت کا تیر اپنے اُوپر لیا لیکن اس عشق و محبت پر حرف نہ آنے دیا جو اُن کو آپؐ سے تھا۔ وہ دہکتے ہوئے کوئلوں پر لیٹنے کیلئے تیار ہوگئے لیکن اللہ اور اس کے رسول کی محبت کو اپنے دلوں سے نکالنا گوارہ نہ کیا۔ پھر آنحضرتؐ کے غلام صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ آیا تو حضرت عبد اللطیف صاحب شہیدؓ جن کے پاس دولت بھی تھی اور جن کے مرید بھی تھے جب انہوں نے حق کو دیکھ کر زمانے کے امام کو سلام پہنچایا تو اپنی جان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو پورا کرنے کے مقابلہ میں کوئی وقعت نہ دی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو آپ نے سلام پہنچایا تھا اس کی قیمت آپ نے اپنی جان سے ادا کی۔ اور جو اپنے ایمان کو انتہاء پر پہنچاتے ہوئے مسیح و مہدی کو سلام پہنچا کر اپنی جان کے بدلے رب رحیم کے سلام کا حقدار بن جائے اسے اور کیا چاہئے............؟

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں ہی حضرت عبد الرحمٰن صاحب شہیدؓ بھی تھے اور ان دو بزرگوں نے وہ معیار قائم کیا جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب تذکرۃ الشہادتین میں فرمایا ہے اور آج تک کی جماعت کی تاریخ مختلف قسم کی قربانیوں سے بھری پڑی ہے اور یہ سب قربانیاں اس لئے دی گئیں کہ مسیح محمدی کے پیغام کو دنیا تک پہنچایا جائے۔

فرمایا: دوسرے بھی کہتے ہیں کہ ہم نے جان کی قربانیاں پیش کیں لیکن وہ جان کی قربانیاں اُس تعلیم کے خلاف ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش فرمائی تھی۔ آپؐ نے تو فرمایا تھا کہ کسی مسلمان کو نہ زبان سے نہ ہاتھ سے تکلیف پہنچائی جائے۔ فرمایا یہ خودکش حملے کر کے بچوں اور بوڑھوں اور عورتوں کو اپنے ہی ملک میں قتل کرتے ہیں اور یہ سب کچھ اسلام کے نام پر کر رہے ہیں۔ ہم احمدی تو اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ مسیح موعودؑ کی آمد کے بعد کوئی خونی انقلاب نہیں آنا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام میں جہاں مسیح موعود کو قبول کرنے کی ہدایت ہے وہاں یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ مسیح محمدی آنحضرت ﷺ کے نام ''احمد'' کا پرتو ہوگا۔ اور صلح اور محبت اور آشتی کا پیغامبر ہوگا۔ پس اس کو سلام پہنچا کر ہر طرف صلح اور محبت کا پیغام پہنچا دو۔ محسنِ انسانیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے تمام دنیا کو لانے کی کوشش کرو۔ پس ہماری جانیں قربان ہوتی ہیں پیار و محبت پھیلانے کی پاداش میں اور دوسرے اپنی جانیں دے رہے ہیں ظلم و بربریت کے نمونے دکھانے کیلئے اور اس پر مستزاد یہ کہ معصوم بچوں کا Brain Wash کر کے یہ دین کے ٹھیکے دار ان کو خودکش حملوں کیلئے تیار کرتے ہیں، پس آج جماعت احمدیہ کی قربانیاں تو آنحضرت ﷺ کے نام کو بلند کرنے کیلئے اور دین کو بلند کرنے کیلئے ہیں۔ ان قربانیوں میں ایک بھی مثال ایسی نہیں کہ کسی احمدی نے کبھی ظلم کا ساتھ دیا ہو یا کسی کا خون بہایا ہو۔

فرمایا : ان دنوں پاکستان میں ہر طرف لاقانونیت کا دور دورہ ہے اور احمدی ان کے نشانے پر ہیں۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ان کا اور ہمارا فیصلہ اب خدا کے ہاتھ میں ہے۔ پس اے عقل کے اندھے مولویو! اور اے احمدیت کے مخالفو! کچھ تو سوچو کہ تمہارے ساتھ یہ کیا ہو رہا ہے......

جہاں تک احمدیوں کا سوال ہے ان کے دل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سرشار ہیں۔ حضور انور نے نام نہاد مولویوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: تم بے شک کلمہ طیبہ ان کی دیواروں اور مسجدوں سے ہٹا دو لیکن تم اس پاک کلمہ کو ان کے دلوں سے نہیں نکال سکتے۔

فرمایا: آج کل پاکستان میں پھر کلمہ طیبہ کو مٹانے

بقیہ خطاب صفحہ 12 پر ملاحظہ فرمائیں